يد الله على الجماعة ترمذی لا جماعة إلا بإمارة دارمی

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ہفت روزہ تنظیمِ اہلِ حدیث لاہور

بانی: مجتہد العصر محدث زماں حضرۃ العلام محدث حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ

بانیان: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ

حافظ محمد جاوید روپڑی رحمۃ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ حافظ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

| جلد 58 | شمارہ 8 | جمعۃ المبارک 28 فروری تا 6 مارچ 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847 |
|---|---|---|---|---|

## سود کی حرمت

سود ایک معاشرتی، اقتصادی اور شرعی جرم ہے۔ یہ ایک ایسا مرض ہے جو سماج میں محبت و مودت کی بجائے عداوت و دشمنی پیدا اور تعاون و ہمدردی کی روح کو ختم کر کے خود غرضی اور قساوت قلبی کو جنم دیتا ہے۔ سود کو اسی لیے نہ صرف دین اسلام میں بلکہ تمام ادیانِ سماویہ میں حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر اس شخص کو جس نے کسی بھی طرح اس میں حصہ لیا لعنتی قرار دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَآءٌ)) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے سود کھانے والے پر، اس کے کھلانے والے پر، اس کے لکھنے والے پر، اس کے دونوں گواہوں پر اور فرمایا: یہ سب (لعنت و معصیت) میں برابر ہیں۔'' [مسلم]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ''اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔'' [البقرۃ:275] آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ سود حرام ہے، خواہ مسلمان اور مسلمان کے درمیان ہو یا مسلمان اور کافر کے درمیان۔

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی

# اصلاح معاشرہ کے سنہری اصول...... بزبانِ رسول مقبول ﷺ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلاقَكُمْ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِى الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِى الدِّيْنَ اِلَّا لِمَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ أَحَبَّهُ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يَسْلَمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))قَالُوْا: وَمَا بَوَائِقُهُ يَانَبِىَّ اللّٰهِ قَالَ: ((غَشْمُهُ وَظُلْمُهُ وَلَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالًا مِنْ حَرَامٍ فَيُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلَا يَتَصَدَّقُ بِهِ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يَتْرُكُ خَلْفَ ظَهْرِهِ اِلَّا كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ)) ”سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھارے درمیان رزق تقسیم فرمایا اسی طرح وہ تمھارے درمیان اخلاق تقسیم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ دنیا تو اپنے محبوب اور غیر محبوب (دونوں) کو عطا فرماتا ہے لیکن خالق کائنات اسلام کی دولت صرف اپنے محبوب بندوں کو ہی عطا کرتا ہے اور جو دین اسلام کی دولت سے مالا مال ہو وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی انسان حقیقت میں مسلمان اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل اور زبان (کینہ، حسد و بغض) سے محفوظ نہ ہو۔ کوئی انسان حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک اس کے ظلم اور زیادتی سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو، جب کوئی بندہ حرام مال کماتا ہے اسے (اچھے) کاموں میں خرچ کرنے کے باوجود اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی اور ایسے مال سے کیا گیا صدقہ بھی قبول نہیں کیا جاتا، ایسا آدمی اپنے لیے آگ پیچھے چھوڑتا ہے، برائی کو برائی سے نہیں مٹایا جاسکتا بلکہ برائی کو مٹانے والی چیز صرف نیکی ہے اور خبیث اشیاء سے خبیث اشیاء کا خاتمہ نہیں ہوتا۔“

[الموسوعة الحديثية مسند امام احمد ج6ص189رقم الحديث:3672]

دین اسلام کا بنیادی مقصد معاشرہ کی اصلاح کرتے ہوئے امن کا قیام اور فتنہ، فساد کا خاتمہ ہے۔ اس مقصد کا حصول اُس وقت ممکن ہوسکتا ہے جب انسانی زندگی دین اسلام کے بتائے ہوئے سنہری اصولوں پر استوار ہو، وگرنہ بگاڑ، فتنہ وفساد کا ختم ہونا تو محال بلکہ مخلوق باری تعالیٰ کی پریشانیاں بڑھتی چلی جائیں گی حصول امن اور جرائم کے خاتمہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل چیزوں کو ضروری قرار دیا ہے۔ اگر کوئی معاشرہ ان چیزوں پر کما حقہ عمل پیرا ہو جائے تو وہ اسلام کے بنیادی مقصد (امن کا حصول، فتنہ وفساد کا خاتمہ) کے حصول میں کامیاب ہو جائے گا۔ ان چیزوں میں سب سے پہلی چیز حسن اخلاق ہے۔ حسن اخلاق اور رزق کو تقسیم کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہی بتلا کر یہ بات بیان فرمائی گئی کہ جس طرح حصول مال کے لیے انسان کا محنت کرنا ضروری ہے اسی طرح حسن اخلاق کے حصول کے لیے بھی انسان کو محنت کرنی چاہیے تو پھر ان کے ثمر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ موقوف کیا گیا ہے۔ [بقیہ: ص 9]

جماعت اہل حدیث
کے
خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی

ادار یہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

## اہلحدیث علماء کی گرفتاریاں: پولیس کا شرمناک رویہ

مسلک اہلحدیث قرآن مجید اور سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نام ہے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری خطبہ ارشاد فرمایا بلاشبہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئس سالہ نبوت کی زندگی میں آپ کی تبلیغ کا خلاصہ تھا۔اس میں آپ نے واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا کہ لوگو!میں تمھارے اندر دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اور گارنٹی دیتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے وہ کتاب اللہ اور میری سنت ہے اور آپ نے طائفہ منصورہ کا ذکر بھی ان ہی الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گی۔ پوچھا گیا وہ کونسی جماعت ہے؟ فرمایا: جو اس طریقے پر چلے گی جس پر میں، میرے صحابہؓ ہیں۔لوگوں نے اپنے اپنے فقہی امام کے نام پر اپنے مذہب بنائے۔کسی نے اپنے پیر اور پیشوا کے شہر کے نام پر اپنا مذہب بنایا کسی نے کسی فرد اور کسی نے کسی اپنے مدرسے کے نام کی نسبت پر اپنے مسلک کا نام رکھا۔ واحد اہلحدیث وہ مسلک ہے جو خالص کتاب وسنت کو سینے سے لگائے ہوئے ہے۔ہم نے اپنے کسی بزرگ، کسی عالم، کسی محدث یا فقیہ کے ساتھ اپنے آپ کو منسوب نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث علماء اپنے جلسوں، کانفرنسوں، خطبات جمعہ اور دروس قرآن وحدیث کے دوران قرآن مجید اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی بات کرتے ہی نہیں۔اسی بنا پر اہلحدیث خطباء پر فرقہ واریت پھیلانے، نقص امن کا باعث بننے یا لوگوں کو قانون شکنی پر مشتعل کرنے کے پرچے عام طور پر انتہائی کم درج ہوتے ہیں۔ہم پُرامن تبلیغ کرتے ہیں، دوسرے مسالک پر جارحانہ حملے ہمارا شعار نہیں۔الحمد للہ وطن عزیز کے قریہ قریہ بستی بستی ہماری کھری اور سچی تبلیغ کا اثر ہے کہ مسلک اہلحدیث بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔دوسرے مسالک کے کئی معروف علماء نے اس مسلک کو قبول کر لیا اس کا سب سے بڑا سبب ہمارے مبلغین کا انداز تبلیغ ہے جو محبت، اخلاص اور مواعظ حسنہ کی عملی تفسیر ہوتا ہے۔لیکن گذشتہ چند ایام سے مسلک اہلحدیث کے علماء کی بلاجواز گرفتاریوں سے یوں لگتا ہے کہ اہلحدیث کو ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے۔

میاں محمد جمیل صاحب کنوینر تحریک دعوت توحید جن کا انداز بیان اتنا متوازن اور اس قدر مؤثر ہوتا ہے کہ آج تک کسی مسلک کے عالم نے ان کے انداز گفتگو پر کوئی اعتراض یا تنقید نہیں کی۔ جوش خطابت میں بھی ان کی زبان قابو سے باہر نہیں ہوئی۔ دھیمے اور مدلل لہجے کے ساتھ وہ جچے تلے الفاظ کے استعمال پر بھی قادر ہیں افسوس ہے کہ اُن جیسے رنجاں مرنج خطیب کے خلاف بھی پرچہ درج کر کے انھیں پریشان کیا گیا۔ سیالکوٹ سے

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

| | |
|---|---|
| درس حدیث | 1 |
| اداریہ | 2 |
| الاستفتاء | 4 |
| تفسیر سورۃ الانعام | 6 |
| قادیانی دجال اکبر | 10 |
| غریبوں کی حالت زار | 13 |

زر تعاون

فی پرچہ......10 روپے
سالانہ.....500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 54000

مولانا عبدالجبار شاکر اور انتہائی شیریں زبان مولانا حافظ محمد یوسف پسروری کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ حافظ محمد یوسف پسروری صاحب کی گرفتاری جس انداز سے کی گئی پولیس کے اس رویے کی مذمت کے لیے الفاظ کا دامن خالی ہے۔ رات کی تاریکی میں مولانا کی گاڑی کا تعاقب کرکے ایک سنسان جگہ پر اُن کی گاڑی کو روکا گیا۔ اُن کے گارڈ اور ان کے ہمراہی ان کے رشتہ دار کو زدوکوب کیا گیا۔ اُن کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ دی گئیں اور انھیں حکم دیا کہ اگر پٹی کھولی تو ہمارا آدمی تمھارے سر پر کھڑا ہے وہ تمھیں گولی ماردے گا۔ مولانا کی آنکھوں پر بھی شنید یہی ہے کہ پٹی باندھی گئی۔ ان کی گاڑی سمیت اُن کو لے کر چلے گئے۔ کئی دن تک مولانا کا پتہ ہی نہیں چل سکا کہ وہ کہاں ہیں؟ کیا انھیں کوئی اغواء کار اغوا کرکے لے گئے ہیں یا ملک کی خفیہ ایجنسیاں انھیں لے گئی ہیں؟ ان کی گرفتاری کسی عالم دین کی کسی مبینہ قابل اعتراض تقریر پر نہیں بلکہ یوں تھی کہ گویا کسی دشمن ملک کے جاسوس کو گرفتار کیا جارہا ہے۔ تمام اہل خانہ اور پوری جماعت اہلحدیث پریشان تھی کہ کسی دشمن نے پولیس کی یونیفارم پہن کر مولانا کو اغواء کرکے قتل ہی نہ کردیا ہو؟ قانون کے مطابق کسی بھی جرم میں ملوث کسی پاکستانی شہری کو پولیس گرفتار کرے گی تو اسے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کرکے اس کا ریمانڈ لیا جائے گا۔

جماعت اہلحدیث آئی جی پنجاب سے پوچھتی ہے کہ پولیس نے قانون شکنی کس کے ایماء پر کی ہے۔ اولاً گرفتاری کا طریق کار نہ صرف غیر قانونی بلکہ انتہائی غیر اخلاقی، غیر شریفانہ اور تذلیل انسانیت کے مترادف تھا۔ دوم گرفتاری کے بعد کسی مجسٹریٹ کی عدالت میں چوبیس گھنٹے میں پیش نہ کرنا اور تین چار روز یوں ہی حراست میں رکھنا یہ کس کے ایماء پر ہوا ہے۔ اگر پولیس کو یہ طرز عمل اختیار کرنے کا حکم آپ نے دیا ہے کہ علماء اہلحدیث کو یوں رسوا کرو تو آپ نے قانون شکنی کی ہے۔ پنجاب پولیس جو پہلے ہی بدنام زمانہ ہے اس کو مزید بگاڑنے کا ذریعہ آپ بنے ہیں اور اگر پنجاب پولیس پر آپ کا کنٹرول نہیں ہے تو پولیس نے از خود یہ لاقانونیت ہی انتہائی وحشیانہ کھیل کھیلا ہے تو آپ کو اپنی حیثیت کے بارے میں خود سوچنا چاہیے۔

ہم وزیراعلیٰ پنجاب سے بھی مؤدبانہ سوال کرتے ہیں کہ جو آپ اکثر جلسوں میں فرماتے ہیں کہ پنجاب میں تھانہ کلچر کو تبدیل کردیا جائے گا تو کیا یہ تبدیلی ہے کہ وہ افراد جو پولیس کو مطلوب بھی نہیں ہیں۔ محض مولانا کے رفیق سفر ہونے کی بنا پر ان کی تذلیل کی جائے اور انھیں ہراساں کیا جائے یہ تو محترم وزیراعلیٰ ہی فرماسکتے ہیں کہ پولیس کی اس شرمناک قانون شکنی کا جواب کون دے گا؟ پولیس کا محکمہ قانون پر عملدرآمد کرانے کے لیے قائم کیا جاتا ہے جنھوں نے قانون پر عملدرآمد کرانا ہوتا ہے۔ جب وہی قانون شکنی کو شعار بنائیں گے تو چوروں، ڈاکوؤں کا کیا قصور ہے؟ جس انداز سے رات کی تاریکی میں گاڑی کو روکا گیا، اگر مولانا کا گارڈ انھیں چور یا ڈاکو سمجھ کر فائرنگ کردیتا اور یوں قتل وغارت ہوتی تو اس کی ذمہ داری کس پر تھی؟ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ آئی جی پولیس اور وزیراعلیٰ پولیس کی طرف سے ایسے گھناؤنے طرز عمل کا نوٹس لیں تاکہ پولیس آئندہ ایسے طرز عمل کو نہ دہرائے۔ یقیناً یہ ایک پرامن جماعت کو مشتعل کرنے والا عمل ہے جس کا سدباب ضروری ہے۔

میں اہلحدیث کی تمام تنظیموں سے گزارش کرتا ہوں کہ ہماری الگ الگ تنظیمیں ہمارا گھر کا معاملہ ہے۔ ہماری تنظیمیں کوئی اللہ نہ کرے باہم متحارب نہیں ہیں جہاں کسی اہلحدیث عالم دین حتیٰ کہ کسی بھی جماعتی ساتھی کے ساتھ کوئی زیادتی ہو تو ہم سب کو مل کر مظلوم کا ساتھ دینا چاہیے۔ 27 نومبر کو اسلام آباد میں ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس میں سینیٹر پروفیسر ساجد میر کے اس خط کا تذکرہ ہوا جو انھوں نے وزیراعظم کو لکھا تھا کہ مذہبی جلوسوں پر پابندی عائد ہونی چاہیے۔ معترض نے پروفیسر صاحب کے اس خط پر کچھ الفاظ کہے جو پسندیدہ نہیں تھے۔ اجلاس میں جماعت اہلحدیث کی طرف سے حضرت الامیر حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی اور راقم الحروف شامل تھے۔ حضرت الامیر نے ان الفاظ کو انتہائی بُرا منایا، چنانچہ میں نے اُسی وقت نکتہ اعتراض پیش کرتے ہوئے معترض کو باور کرایا کہ پروفیسر ساجد میر صاحب اہلحدیث کی سب سے بڑی تنظیم کے امیر ہیں ہم ان شاء اللہ ان کی شان میں ادنیٰ سا لفظ بھی برداشت نہیں کرسکتے۔

جس پر جناب لیاقت بلوچ نے بھی میری تائید کی اور پروفیسر ساجد میر کی تعریف کی اور معاملہ ختم کرایا۔

الحمدللہ! جماعت اہلحدیث کے اکابرین کی سوچ بھی مسلکی رہی ہے۔ حضرت حافظ عبدالقادر روپڑیؒ نے تبلیغی میدان میں بھی اور جماعتی ساتھیوں کے ذاتی امور میں ان کی مدد کرنے میں بھی تنظیمی معاملات کو حائل نہیں ہونے دیا اور آج بھی جماعت اہلحدیث اپنے اکابر کے طرز عمل کے مطابق ہر اہلحدیث کے لیے اپنے دل میں محبت اور احترام کا جذبہ رکھتی ہے۔ اہلحدیث علماء کسی بھی نظم سے تعلق رکھتے ہوں اُن کے ساتھ زیادتی پر جماعت اہلحدیث ہر فورم پر آواز اُٹھائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا محمد یوسف پسروری کی گرفتاری پر سب سے پہلے جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ نے احتجاج کیا۔ ہم حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اہلحدیث علماء کی بلاجواز گرفتاریوں پر پولیس سے نہ صرف رپورٹ طلب کریں اور آئندہ کے لیے یہ سلسلہ بند ہونا چاہیے۔

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

## دوران عدت رجوع کے بغیر دی گئی طلاق کا حکم؟
## بینک سے قرض لینے کے عوض زیور کا وزن کرانا؟

سوال: کیا ایک مجلس میں طلاق دینے کے بعد دوسری طلاق دینے کے لیے رجوع لازمی ہے یا رجوع کے بغیر طلاق ہو جائے گی؟ اگر رجوع کے بغیر طلاق دے گا تو کس کو دے گا کیونکہ وہ تو اس کی بیوی ہی نہیں رہی، آیا رجوع کر کے طلاق دینی چاہیے یا بغیر رجوع کے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

[سائل: حافظ عبدالخالق، آف پیرکھائی قصور]

الجواب بعون الوہاب: قرآن مجید میں غیر حاملہ طلاق یافتہ عورت کی عدت ''تین حیض'' بیان ہوئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء﴾ ''مطلقہ عورت (غیر حاملہ) تین حیض عدت گزارے'' (پارہ:2) اسی طرح حاملہ کے متعلق فرمایا: ﴿واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن﴾ ''حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے'' (پارہ:28) پھر مزید فرمایا: ﴿وبعولتھن احق بردھن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا﴾ ''ان کے خاوند اصلاح کی نیت سے دوران عدت انہیں آباد رکھنے کے زیادہ حق دار ہیں یعنی دوران عدت رجوع کر کے انہیں آباد کر سکتے ہیں۔''

اسی طرح دوسرے مقام پہ فرمایا: ﴿الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان﴾ ''طلاق رجعی دو مرتبہ ہے اس کے بعد بیوی کو احسن طریقے سے آباد کرنا چاہیے یا پھر اچھے طریقہ سے چھوڑ دینا چاہیے۔'' [پارہ:2] اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((اذا طلقھا واحدۃ او اثنتین فانت مخیر فیھا مادامت عدتھا باقیۃ بین أن تردھا الیک ناویا الاصلاح بھا والاحسان الیھا وبین أن تترکھا حتی تنقضی عدتھا فتبین منک)) ''جب تو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے ڈالے پھر تجھے اختیار ہے کہ تو دوران عدت اصلاح کی نیت سے اس سے رجوع کر لے یا اس کو چھوڑ دے تاکہ وہ اپنی عدت پوری کرنے کے ساتھ تیرے نکاح سے نکل جائے۔'' [تفسیر ابن کثیر ج1 ص292۔ تفسیر خازن ج1 ص161]

ان آیات سے ثابت ہوا کہ طلاق رجعی کے بعد دوران عدت نکاح باقی رہتا ہے، عدت ختم ہونے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے: ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق ''رجعی'' دے دو اور وہ عدت پوری کر لینے کے بعد پھر اپنے طلاق دینے والے خاوند سے دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو ان کو تم نکاح سے نہ روکو۔ (البقرہ) یہ آیت مبارکہ بین دلیل ہے طلاق رجعی کے بعد دوران عدت نکاح باقی رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((انما النفقۃ والسکنی للمرأۃ اذا کان لزوجھا رجعۃ)) ''جب عورت کا خاوند اس پر رجوع کا حق رکھتا ہو تو پھر ہی اس کے ذمہ عورت کے اخراجات اور رہائش ہے۔'' [الموسوعۃ الحدیثیۃ مسند امام احمد ج45 ص53 رقم الحدیث 27100]

فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں: ((طلقنی زوجی ثلاثا فلم یجعل لی رسول اللہ سکنی ولا نفقۃ)) ''میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے رہائش اور خرچ مقرر نہ فرمایا۔'' [الموسوعۃ الحدیثیۃ مسند امام احمد ج 5 ص313 رقم الحدیث 27330 مسند امام احمد ج 6 ص 1480]

طلاق رجعی کے بعد عورت کو خاوند کے گھر میں عدت گزارنے کا اس لیے حکم ہے کہ وہ عورت ابھی خاوند کے عقد نکاح میں ہے اور فریقین میں آبادی کے

امکانات موجود ہیں اور اس کے اخراجات خاوند کے ذمہ اسی لیے ہیں کہ وہ ابھی اس کی زوجیت میں ہے۔اس کے علاوہ طلاق رجعی میں دوران عدت خاوند فوت ہو جائے تو یہ عورت شرعاً اس کی وراثت میں حصہ دار ہوگی کیونکہ وہ ابھی اس کی بیوی ہے۔

صورت مسئولہ میں عورت طلاق رجعی کے بعد دوران عدت اپنے خاوند کی شرعاً بیوی ہوتی ہے،اسی لیے شریعت نے دوران عدت خاوند کو رجوع کرنے کا اختیار بھی دیا ہے اور دوران عدت عورت کے اخراجات بھی خاوند کے ذمہ رکھے ہیں اور اگر دوران عدت خاوند فوت ہو جائے تو عورت کو وارث بھی بنایا ہے مگر عدت ختم ہو جانے کے بعد ان تمام چیزوں سے عورت کو محروم کر دیا ہے کیونکہ اب وہ اس کی زوجیت میں نہیں رہی۔ طلاق رجعی کے بعد دوران عدت عورت مرد کی زوجیت میں ہے تو مرد دوران عدت میں طلاق بھی اپنی بیوی کو دے سکتا ہے۔یہاں قابل غور امر یہ ہے کہ ایک طلاق کے بعد اسے دوران عدت دوسری طلاق دینے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ عدت کے اختتام سے وہ اس کی زوجیت سے نکل جاتی ہے اس لیے دوران عدت دی گئی طلاق ہو جائے گی لیکن یہ مستحسن امر نہیں ہے۔فقط

سوال:(۱) بینک سونے کے زیورات پر قرض دیتا ہے جو کہ interest پر ہوتا ہے (۲) اس کے لیے بینک ایک سنیارا مقرر کرتا ہے جو اس زیور کی پرکھ کر کے رسید دیتا ہے۔جس پر لکھا ہوتا ہے کہ سونا کتنا خالص ہے اور کیا مارکیٹ value ہے (۳) پھر اس رسید کو زیور کے ساتھ سیل کر دیتا ہے جو بینک جا کر قرض لینے والا دکھاتا ہے اور اسے اس کے عوض قرض مل جاتا ہے۔سوال یہ ہے کہ آیا سنیارا جو سونے کی گرنٹی دے کر اپنی رسید بناتا ہے اس کی رسید اور گرنٹی سود والوں میں آئی ہے یا نہیں؟ اگر سود میں نہ آئے تو یہ کام گناہ ہے یا حرام؟ اور کس حد تک اسے یہ کام کرنا چاہیے یا نہیں؟

[سائل: محمد نعمان الیاس ولد محمد الیاس، مرید کے]

الجواب بعون الوهاب: سود کو اللہ تعالیٰ نے حرام اور تجارت کو حلال فرمایا ہے اسی طرح قرآن مجید میں سود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعلان جنگ قرار دیا ہے۔گویا سود کے ساتھ منسلک ہونا اللہ اور اسکے رسولؐ کے ساتھ اعلان جنگ کے مترادف ہے جو کہ کسی بھی اہل ایمان کے لیے جائز نہیں۔جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ تم نیکی پر تعاون کرو اور برائی پر تعاون نہ کرو۔[الآیۃ:۳]۔

صورت مسئولہ میں سنار کا سودی قرضہ کے لیے وزن کرنا یہ سود پر تعاون ہے جسے شریعت مطہرہ جائز قرار نہیں دیتی اس لیے ایسا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور توبہ کرتے ہوئے اس کام کو ترک کر دینا چاہیے۔فقط

☆......☆......☆

## دعائے صحت کی اپیل

مولانا حبیب الرحمن ضیاء خزانچی مرکزی جمعیت اہلحدیث کوٹرادھا کشن قصور، مورخہ 18 فروری 2014 کو روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔قارئین کرام اُن کی مکمل صحتیابی کے لیے دعا فرمائیں۔

## شیخ محمد اقبال کی وفات

شیخ میاں خالد یوسف امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث کوٹرادھا کشن کے برادر شیخ محمد اقبال بن شیخ عبدالکریم طویل علالت کے بعد 19 فروری 2014 کو انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی نماز جنازہ مولانا عطاء اللہ حنیف نے پڑھائی۔نماز جنازہ میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔آمین

[منجانب: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹرادھا کشن قصور]

## پُرزور اپیل

ہمارے محلہ اور ارد گرد جماعت کی مسجد نہیں ہے، ہمارے بچے گھر میں ہی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نماز باجماعت ادا کرنے سے محروم ہیں، مخیر حضرات سے پُرزور اپیل ہے کہ آپ مسجد کے لیے جگہ خرید دیں۔ اللہ دنیا و آخرت میں آپ کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے (آمین)

[منجانب: شیخ محمد سعید، عبدالوحید محلہ رحمٰن کالونی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ
0300-4928639/0322-7943591]

# تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 32)

﴿وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ٥ إِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ٥ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ٥ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ٥ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ٥﴾

اور آپ کا پروردگار ہر لحاظ سے بے پروا، کمال رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تمھیں لے جائے اور جسے چاہے تمھارے بعد جانشین بنادے جس طرح اس نے تمھیں کچھ اور لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا ہے (۱۳۳) یقیناً وہ چیز جس کا تم وعدہ دیئے جا رہے ہو وہ ضرور آنے والی ہے اور تم کسی صورت عاجز کرنے والے نہیں (۱۳۴) کہہ دے اے میری قوم! تم اپنی جگہ عمل کرو بیشک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں، تو تم عنقریب جان لوگے کہ وہ کون ہے جس کے لیے اس گھر کا انجام ہوتا ہے بلاشبہ حقیقت یہی ہے کہ ظالم فلاح نہیں پاتا (۱۳۵) اور انہوں نے اللہ کے لیے اس میں سے ایک حصہ ٹھہرایا جو اس نے کھیتی اور چوپایوں کی شکل میں پیدا کیا، پھر وہ اپنے خیال کے مطابق کہنے لگے: یہ (حصہ) اللہ کے لیے ہے اور یہ ہمارے شریکوں (بتوں) کے لیے ہے، پھر ان کے دیوتاؤں کا جو حصہ ہے تو وہ اللہ کے پاس نہیں پہنچتا اور جو اللہ کا حصہ ہے وہ ان شریکوں کے پاس پہنچ جاتا، کس قدر بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں (۱۳۶) اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے شریکوں (بتوں) نے ان کی اولاد کا قتل مزین کر رکھا ہے تا کہ وہ انھیں ہلاک کر دیں اور ان کیلیے ان کا دین مشکوک بنادیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ یہ کام نہ کر پاتے، چنانچہ انھیں اور ان کے جھوٹ کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجیے جو وہ گھڑتے ہیں (۱۳۷)

## مشکل الفاظ کے معانی:

| | | | |
|---|---|---|---|
| يَسْتَخْلِفْ: | وہ جانشین بنائے گا | لَاٰتٍ: | وہ آنیوالی ہے |
| عَاقِبَةُ: | انجام | ذَرَأَ: | اس نے پیدا کیا |
| اَلْحَرْثِ: | کھیتی | زَعْمِ: | گمان |
| سَاءَ: | بُرا ہے | لِيُرْدُوْهُمْ: | تا کہ وہ انھیں ہلاک کر دیں |
| وَلِيَلْبِسُوْا: | اور تا کہ وہ خلط ملط کر دیں | | |

## ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی طرف اپنے رسول اور ہدایات بھیجنے کا تذکرہ فرمایا کہ جب تک ان کے کفر وشرک اور نافرمانی پر ان کو متنبہ نہیں کیا گیا انھیں اللہ کی طرف سے سزا نہیں دی گئی اور ان آیات کریمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث اور آسمانی کتب کو نازل اور مخلوق کو پیدا کرنا اس لیے نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی عبادت کے محتاج ہیں بلکہ اس طرح کرنا اللہ تعالیٰ کی استغناء اور کمال رحمت پر دلالت کرتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے باطل عقائد (قیامت اور حیات بعد الممات جزا اور سزا کا انکار) بیان فرما کر ان کے کچھ فاسد عقائد

(حلت وحرمت میں ان کی خودساختہ عقائد) کی تردید کی ہے۔

### [illegible]

﴿وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات مستغنی جبکہ تمام مخلوق اس کی محتاج ہے وہ کسی کے حکم کا پابند نہیں بلکہ ساری کائنات اُس کے حکم کی پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام کائنات کی ظاہری و باطنی موجودہ اور آئندہ درپیش آنے والی تمام ضرورتوں کو اپنی رحمت سے پورا کرتے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آپ کا رب غنی اور رحمت والا ہے اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو انسان کو اپنی ضرورت مانگنے کا بھی سلیقہ نہ آتا، انسان کو اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء بغیر مانگے دیے، یہ اُس کی کمال رحمت ہے۔ تمھارا رب ساری کائنات سے بے نیاز اور کمال رحمت والا ہے۔

### انسان کو بے نیاز نہ بنانے کی حکمت

انسانی فطرت ہے کہ جب یہ دوسروں سے بے نیاز ہو جائے تو یہ لوگوں پر ظلم و ستم کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ۝ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ۝﴾ "انسان جب اپنے آپ کو بے نیاز اور مستغنی پاتا ہے تو وہ سرکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے" [العلق: 6-7] اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسی ضروریات میں جکڑا ہے جو باہمی تعاون کے بغیر پوری نہیں ہو سکتیں ہر انسان ایک دوسرے کے تعاون کا محتاج ہے جیسے حکمران اپنے نوکروں کا، مال دار مزدوروں کا، بیوی خاوند کی اور اولاد والدین کی محتاج ہے۔ اگر یہ ایک دوسرے کے محتاج نہ ہوتے تو کوئی مال دار کسی کو کچھ دینے پر تیار نہ ہوتا یہ صرف اللہ ذوالجلال کی ہی صفت ہے کہ وہ کامل استغنی کے ساتھ کمال رحمت والا بھی ہے۔

﴿إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم مَّا يَشَاءُ كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ۝﴾ جس طرح اللہ کی رحمت عام ہے اُسی طرح اس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے اگر وہ چاہے تو ایک لمحہ میں ساری کائنات کو فنا کر دے تو اس کے کارخانہ قدرت میں ذرا بھی فرق نہ آئے اور اگر وہ چاہے تو موجودہ مخلوق کو فنا کر کے اس کی جگہ دوسری مخلوق لے آئے جس کی نظیر انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ دنیا کے ہر کونے میں کام کرنے والے انسان ہر سو سال کے بعد ہمیں نظر نہیں آتے لیکن یہ دنیاوی کام اسی طرح رواں دواں نظر آتے ہیں۔ ﴿إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل استغناء، صاحب رحمت اور قدرت کاملہ کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ نافرمانوں کو تنبیہ کی ہے کہ جس عذاب سے تمھیں ڈرایا گیا ہے وہ ضرور آنے والا ہے اور تم سب مل کر اُسے ٹال نہیں سکتے ﴿قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝﴾ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آپ اہل مکہ کو کہہ دیں: اے میری قوم! اگر تم میری بات کو نہیں مانتے تو نہ مانو اور اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرتے رہو، میں بھی اپنے عقیدے اور اپنے رب کی ہدایات کے مطابق عمل کرتا رہوں گا اس میں میرا کوئی نقصان نہیں، عنقریب تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ اُخروی نجات کس کا مقدر بنتی ہے۔

تمھیں یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہیے کہ ظالم یعنی حق تلفی کرنے والے کبھی فلاح نہیں پاتے، جس طرح آخرت میں کامیابی صرف اہل ایمان کا مقدر ہے اسی طرح دنیا میں بھی کامیابی سچے ایمانداروں کے لیے ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے حالات اس بات پر شاہد ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکالنے اور طرح طرح کی تکالیف پہنچانے والے آپ کے صحابہ کو ایذائیں دینے والے صاحب قوت اور صاحب اقتدار آپ کے سامنے ذلیل ہوئے اور ان کے ملک اہل ایمان کے ہاتھوں فتح ہوئے، عہد رسالت میں یمن، بحرین سے لے کر شام تک سلطنت اسلامیہ کی حدود پھیل گئی۔ خلافت راشدہ اور صحابہ کرامؓ کے دور میں تقریباً پوری دنیا اسلامی جھنڈے تلے آ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا ﴿كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي﴾ "اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔" [مجادلہ: 21]

﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ

فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰہِ وَمَا کَانَ لِلّٰہِ فَھُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِھِمْ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ o﴾ اللہ تعالیٰ نے اسباب ہدایت کے ذریعے اپنی مخلوق کی راہنمائی فرمائی لیکن کچھ لوگوں نے اپنی خواہشات اور فاسد آراء کی وجہ سے کچھ احکام اپنی طرف سے وضع کر لیے تھے اور وہ اس فعل کی بنا پر شرک کے مرتکب ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے اعمال کا تذکرہ فرما کر اپنی مخلوق کو شرک پر متنبہ کیا اور اس کے ساتھ ساتھ مشرکین کی شدید مذمت کی ہے۔

**شرکیہ اعمال**

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں میں ایک حصہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کرتے تھے اور ایک حصہ بتوں اور اپنے معبودان باطلہ کے لیے مقرر کر دیتے اور یہ اپنے باطل خیال کے مطابق کہتے یہ اللہ تعالیٰ کا حصہ ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا، اللہ تعالیٰ کا حصہ ان کے شرکاء کی طرف جا سکتا ہے مگر شرکاء کا حصہ اللہ کی طرف نہیں کیا جا سکتا۔

**ابن عباس اور آیت مبارکہ**

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے دشمن جب کھیتی بوتے یا کسی پھل کو حاصل کرتے تو ان میں سے ایک حصہ اللہ کے لیے خاص کر دیتے اور دوسرا حصہ بتوں کے لیے مقرر کر دیتے۔ اپنی فصلوں، پھلوں یا دیگر اجناس میں بتوں کے لیے مقرر کردہ حصہ کی بہت حفاظت کرتے، اگر کوئی چیز اللہ کے حصہ سے گر جاتی تو اسے بھی بتوں کے حصہ میں شامل کر دیتے اور اگر بتوں کے لیے مقرر کی ہوئی چیز کو پانی سیراب کرتا تو ساتھ ہی اللہ کا حصہ بھی سیراب ہو جاتا وہ اسے بھی بتوں کے حصے میں شامل کر دیتے، اگر اللہ تعالیٰ کے حصہ کے ساتھ بتوں کا حصہ سیراب ہو جاتا تو اسے اللہ تعالیٰ کے حصہ میں شامل نہیں کرتے تھے۔ [تفسیر طبری ج 9 ص:569]

عبدالرحمن بن زید بن اسلمؒ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی چیز وقف کرتے تو اس وقت تک نہ کھاتے جب تک اس پر بتوں کا نام نہ لیتے اور بتوں کے نام پر وقف کردہ چیز پر اللہ تعالیٰ کا نام تک نہ لیتے تھے۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلمؒ یہ الفاظ پڑھتے ﴿سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ﴾ ان مشرکوں کی تقسیم بُری ہے۔ اسی طرح وہ لوگ اپنے جانوروں میں بحیرۃ سائبہ وصیلہ اور حام کو حرام قرار دے کر بتوں کے نام پر وقف کر دیتے اور وہ یہ عقیدہ رکھتے کہ انھوں نے ان مالوں کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے حرام کیا ہے۔ [تفسیر طبری ج 9 ص:572]

﴿وَکَذٰلِکَ زَیَّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَتْلَ اَوْلَادِھِمْ شُرَکَآءُ ھُمْ لِیُرْدُوْھُمْ وَلِیَلْبِسُوْا عَلَیْھِمْ دِیْنَھُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا فَعَلُوْہُ فَذَرْھُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ o﴾ مشرکین کے لیے شیاطین نے جس طرح اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں، کھیتیوں، چوپاؤں میں ایک حصہ اللہ تعالیٰ اور ایک حصہ بتوں کے لیے مقرر کیا۔ اسی لیے ان کی اولادوں کو بھوک اور افلاس کے خوف سے قتل کرنا، اخراجات کے ڈر سے بچوں کو زندہ درگور کرنا مزین کر دیا تھا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں: بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے ان کے بچوں کو قتل کرنا اچھا کر کے دکھایا۔

[طبری ج 8 ص 57]

امام مجاہدؒ فرماتے: ﴿شُرَکَآءُ ھُمْ﴾ سے مراد شیاطین ہیں جنھوں نے مشرکین کو اپنی اولاد بھوک و افلاس کے ڈر سے زندہ درگور کرنے کا حکم دیا تھا اور سدیؒ فرماتے ہیں: شیاطین نے انھیں بیٹیاں قتل کرنے کا حکم اس لیے دیا تا کہ وہ انھیں ہلاکت میں ڈال دیں یا ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں۔ [تفسیر طبری ج 8 ص 60]

﴿وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَا فَعَلُوْہُ﴾ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے یعنی ان کا ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے سے ہے، اس میں پوری پوری حکمت کارفرما ہے اور جو وہ کرتا ہے اُس سے اس کے متعلق سوال یا جواب طلبی ممکن نہیں؟ جبکہ وہ تمام مخلوق سے جواب طلبی کا اختیار رکھتا ہے ﴿فَذَرْھُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ﴾ آپ انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں، عنقریب ان کے اور آپ کے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے۔

**مستنبط شدہ مسائل**

(۱) اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے عقائد بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ اپنے چوپایوں اور کھیتی میں ایک حصہ اللہ کا اور ایک حصہ بتوں کا مقرر کرتے، بتوں کے حصہ کی خوب حفاظت و دیکھ بھال کرتے اور یہ کسی صورت بھی اللہ

تعالیٰ کے حصہ میں شامل نہ کرتے (۲) اللہ تعالیٰ کے نام پر مقرر کی ہوئی چیز مختلف حیلوں بہانوں سے بتوں کے حصہ میں شامل کردیتے (۳) مشرکین کے لیے شیطانوں نے اپنی اولاد قتل کرنا خوبصورت و مزین کردیا تھا (۴) مشرکین کا یہ فعل بھی مشیت الٰہی کے تحت تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی پوری حکمت کار فرما تھی (۵) اہل ایمان کو مشرکین کے شرکیہ اعمال سے پوری طرح اجتناب کرنے کا حکم ہے (۶) کائنات کا پیدا کرنا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ کی کمال رحمت ہے (۷) اللہ تعالیٰ کی قدرت لامحدود اور ساری مخلوقات پر محیط ہے، اگر اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو فنا کرنے کے بعد دوسری مخلوق کو لے آئے تو ایسا کرنا اُسکے لیے ہرگز مشکل نہیں (۸) تمام انسان اپنی ضروریات میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں کیونکہ جب انسان مستغنی اور بے نیاز ہو جائے تو یہ ظلم و ستم کرنا شروع کر دیتا ہے (۹) اللہ تعالیٰ کا عذاب برحق ہے جب وہ آئے تو کوئی بھی اُسے روک نہیں سکتا (۱۰) اہل ایمان کو نیک و صالح اعمال کرنے اور اپنے دین (اسلام) پر پختہ رہنے کا حکم دیا گیا ہے، انھیں بے دین اور مشرکوں کو دیکھ کر اپنے دین اور عقیدہ میں مداہنت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

## بقیہ: درس حدیث

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ اللہ تعالیٰ سے اچھے اخلاق کا سوال اور برے اخلاق سے بچنے کی دعا کیا کرتے تھے کیونکہ دنیاوی مال اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو بھی عطا کرتے ہیں لیکن دین اسلام پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق صرف اسی انسان کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو۔

حسن اخلاق کے لیے انسان کے دل کا حسد، بغض اور کینہ سے پاک ہونا اور اس کی زبان سے لوگوں کا سلامت رہنا ضروری تھا۔ اس لیے فرمایا: ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اس کے دل میں کسی کے متعلق حسد، بغض، کینہ نہ ہو اور اُس کی زبان سے لوگوں کی عزت نفس محفوظ رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کو زبان سے پہلے اس لیے ذکر کیا ہے کیونکہ سب سے پہلے حسد، بغض کی آگ دل میں جلتی اور زبان سے اُس کا اظہار بعد میں ہوتا ہے۔ یہ معاملہ عام طور پر قریبی تعلق والوں کے ساتھ زیادہ پیش آتا ہے وہ تعلق رشتہ داری ہو، کاروباری ہو یا ہمسایہ ہونے کے اعتبار سے ہو۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ اُس کا جار (قریبی) اس کے ظلم اور زیادتی سے محفوظ رہے۔

معاشرے میں بگاڑ اور فساد پیدا اور لوگوں پر ظلم کرنے والی چیز رزق حرام بھی ہے کیونکہ حصول مال کے لیے بسا اوقات لوگوں پر ظلم اور زیادتی بھی کی جاتی ہے اُن کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے ان کو ان کے مال اور جائز حقوق سے محروم کردیا جاتا ہے۔ یہی فعل معاشرے میں امن کی تباہی وافراتفری اور بسا اوقات خانہ جنگی کا سبب بن جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزق حرام کی مذمت کرتے ہوئے اس سے منع بھی کیا اور ایسے مال کو فلاحی کاموں میں خرچ کرنے کو بھی بے فائدہ قرار اور اس میں عدم برکت، عدم قبولیت کی وعید سناتے ہوئے آخرت میں اپنے لیے آگ کو جمع کرنا بتلایا ہے۔ پھر معاشرے میں برائی کے خاتمہ کا طریقہ بتلاتے ہوئے فرمایا: برائی اچھائی سے ختم ہو سکتی ہے، برائی کا خاتمہ برائی سے نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں اس فرمان رسول پر عمل کرنے سے ہی معاشرہ کو برائی سے پاک کرکے امن کا گہوارہ بنایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صدق دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## بقیہ: اتباع رسول کی اہمیت

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ﴾ ''اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا'' تو یہ عام قطعی نصوص ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلقاً نافرمانی کو شامل ہیں خواہ وہ معاملہ قرآن میں ہو یا قرآن میں نہ ہو۔ جو شخص آپ کے اوامر و نواہی جو قرآن میں نہیں ہیں ان کی مخالفت کو گناہ، نافرمانی، گمراہی اور آگ کی طرف پہنچانے والے نہ سمجھے تو وہ ان قرآنی نصوص کا منکر ہے اور یہ نصوص بہت زیادہ ہیں۔ اسی طرح وہ آیتیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر دلالت کرتی ہیں بے شمار ہیں تو جو شخص آپ کی ماضی یا مستقبل کی خبروں کی تصدیق نہ کرے وہ آپ کی سچائی کا منکر ہے۔

# قادیانی دجال اکبر کس کو کہتے ہیں؟

مولانا لیاقت علی باجوہ، فیروزپوری

صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت سے پہلے روئے زمین پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک آدمی دجال اکبر کا خروج ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجالوں کا خروج نہ ہو جائے گا۔ ان میں سے ہر دجال یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

[صحیفہ ہمام بن منبہ:24 بخاری رقم الحدیث:3609]

جبکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: قرآن نے تو اپنے صریح لفظوں میں دجال اکبر پادریوں کو ٹھہرایا ہے اور ان کے دجل کو ایسا عظیم الشان دجل قرار دیا کہ قریب ہے جو اس سے زمین و آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور حدیث نے مسیح موعود کی حقیقی علامت یہ بتلائی ہے کہ اس کے ہاتھ پر کسر صلیب ہوگا اور وہ دجال اکبر کو قتل کرے گا۔

ہمارے نادان مولوی نہیں سوچتے کہ جب مسیح موعود کا خاص کام کسر صلیب اور قتل دجال اکبر ہے اور قرآن نے خبر دی ہے کہ وہ بڑا دجل اور بڑا فتنہ جس سے قریب ہے کہ نظام اس عالم کا درہم برہم ہو جائے گا اور خاتمہ اس دنیا کا ہو جائے وہ پادریوں کا فتنہ ہے لہٰذا اس سے صاف پتہ چلا کہ پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے اور جو شخص اب اس فتنہ کے بعد اور کی انتظار کرے وہ قرآن کا مکذب ہے۔[انجام آتھم ص 47 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 از مرزا قادیانی]

اس کے برعکس دجال کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین بھی سنیں

(۱) سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینے کے راستوں پر فرشتے ہوں گے، مدینے میں نہ طاعون داخل ہو سکے گا اور نہ دجال داخل ہو سکے گا۔[بخاری:1880،7133 مسلم 1379]

(۲) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی بیان کردہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت پر دجال نکلے گا پھر وہ چالیس (دن، مہینے یا سال) رہے گا پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ بھیجے گا تو وہ اسے قتل کر دیں گے......الخ۔[مسلم:2940]

(۳) سیدنا نواس بن سمعان الکلابیؓ کی بیان کردہ مرفوع حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ: کانا دجال شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور جو شخص اسے پائے تو اس کے سامنے سورۃ الکہف کی پہلی آیات پڑھے......الخ۔

[مسلم:2937]

(۴) سیدنا ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے بارے میں لمبی حدیث سنائی اور فرمایا: دجال آئے گا لیکن مدینے میں داخل نہیں ہو سکے گا......الخ۔

[بخاری:7132 مسلم:2938]

(۵) سیدنا انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو سن لو! بیشک وہ (دجال) کانا ہے اور تمھارا رب کانا نہیں ہے، اس (دجال) کی دونوں آنکھوں (ایک کانی اور دوسری جس سے دیکھے گا) کے درمیان کافر لکھا ہے۔[بخاری:7131 مسلم:2933]

(۶) سیدنا حذیفہ بن الیمانؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس (دجال) کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہے اور اس کا پانی آگ ہے۔[بخاری:7130 مسلم:2934]

لیکن مرزا قادیانی ریل گاڑی کو دجال کہتا ہے۔ مثلاً ازالہ اوہام میں لکھتا ہے: ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے

بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہیں۔ جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے، اس جگہ ہمارے نبی نے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ عیسائی قوم کا ایجاد ہے جن کا امام و مقتدی یہی دجالی گروہ ہے، اس لیے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا ہے۔ [ازالہ اوہام ص 398 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 493 از مرزا قادیانی]

کبھی مرزا کہتا ہے کہ دجال سے مراد جھوٹوں کا گروہ ہے۔ مثلاً ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ: لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں جو حق کو باطل کے ساتھ مخلوط کر دیتے ہیں اور خلق اللہ کے گمراہ کرنے کے لیے مکر اور تلبیس کو کام میں لاتے ہیں۔ [ازالہ اوہام ص 362 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 362] کبھی مرزا یوں لکھتا ہے کہ: میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔ [ازالہ اوہام ص 488 خزائن ج 3 ص 362]

اسی طرح حقیقۃ الوحی میں مرزا لکھتا ہے: دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو اس کو دجال کہتے ہیں۔ [حقیقت الوحی ص 456 روحانی خزائن ج 22 ص 456 از مرزا] کبھی مرزا اس طرح لکھتا ہے کہ: ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں گی اور گدھا ان کا یہی ریل ہو۔ [ازالہ اوہام ص 174 مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 174] مرزا کہتا ہے: دجال سے مراد عیسائیت کا بھوت ہے۔ [حقیقت الوحی ص 45 خزائن ج 22 ص 45]

کبھی تحفہ گولڑویہ میں لکھتا ہے کہ: مسیح الدجال جس کا ترجمہ ہے کہ خلیفہ ابلیس کیونکہ دجال ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ [تحفہ گولڑویہ ص 182 خزائن ج 17 ص 68 از مرزا] کبھی مرزا یوں لکھتا ہے کہ: سو وہ دجال ہے جس کا حدیثوں میں ذکر ہے وہ شیطان ہی ہے جو آخر زمانہ میں قتل کیا جائے گا۔ [حقیقۃ الوحی ص 41 روحانی خزائن ج 22 ص 41]

کبھی کہتا ہے کہ سورۃ الناس جو الذی یوسوس فی صدور الناس ○ من الجنۃ والناس پس لفظ ناس سے مراد اس جگہ بھی دجال ہے۔ [ایام الصلح ص 70 مندرجہ روحانی خزائن ج 14 ص 296]

مرزا قادیانی جس طرح گرگٹ کی طرح کئی روپ بدلتا رہا، اسی طرح دجال کو بھی کئی روپوں میں بدلتا رہا۔ حالانکہ بہت سارے صحابہ کرامؓ سے دجال کی حدیثیں مروی ہیں۔ مثلاً ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دجال نکلے اور میں زندہ ہوں تو میں تمھارے لیے کافی ہوں...... حتیٰ کہ وہ شام، فلسطین کے شہر لُد کے دروازے کے پاس آئے گا۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے پس وہ اُسے قتل کر دیں گے اس کے بعد وہ زمین میں چالیس سال تک امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے۔ [مسند احمد 75/6 وسندہ حسن، صحیح ابن حبان: 6783] سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال کی پیروی صبہا کے ستر ہزار یہودی کریں گے جن پر کالی یا سبز چادریں ہوں گی۔ [السنن ابوارد ۃ فی الفتن 1157/5 رقم الحدیث: 630 وسندہ حسن]

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے دجال کے بارے میں طویل حدیث بیان کی جس میں سیدنا تمیم الداریؓ کا بھی ذکر ہے۔ [مسلم: 2442] لیکن ٹیچی ٹیچی کا فیض یاب کہتا ہے کہ: ہم پہلے اس قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی ایک شخص اور اس حدیث مذکورہ میں جو دجال کے لیے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہی جیسے یختلون اور یلبسون اور یخترون اور یجترون اور اولئک اور منھم یہ بھی باآواز بلند پکار رہے کہ دجال ایک جماعت ہے نہ کہ ایک انسان۔ [تحفہ گولڑویہ ص 150 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 236]

دجال کے بارے میں مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ سیدنا ابی بن کعب سے مسند احمد 123/5، 124 سیدنا سفینہؓ سے مسند احمد 221/5، 222 سیدنا سمرہ بن جندب سے مسند احمد 16/5

سیدنا تمیم الداریؓ سے مسلم 2942 سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاریؓ سے مسند احمد 333/3 سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے مسند احمد 374/1 سیدنا ہشام بن عامرؓ سے مسلم 2946 سیدنا عبادہ بن صامت سے ابوداؤد 4320 سیدنا عمران بن حصین سے ابوداؤد 4319 اور دوسرے کئی صحابہ سے بھی مروی ہیں۔ جبکہ دجال اور مرزا قادیانی میں بہت زیادہ مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً دجال کے فتنہ سے اُمت مسلمہ کو نقصان پہنچے گا، جبکہ قادیانی فتنہ بھی اُمت مسلمہ کو نقصان پہنچا رہا ہے (۱) دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا جبکہ مرزا نے کہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میں خود خدا ہوں۔

[روحانی خزائن ج 5 ص 564]

(۲) دجال نبوت ورسالت کا دعویٰ کرے گا اور مرزا نے بھی کیا ہے (۳) دجال کانا ہوگا اور مرزا بھی ایک آنکھ سے بھینگا تھا (۴) دجال مکہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا اور مرزا بھی وہاں داخل نہ ہو سکا (۵) دجال کے ساتھ جنت ودوزخ ہوگی جبکہ مرزائیوں نے بھی ربوہ میں جنت ودوزخ بنا رکھی ہے۔ ﴿فاعتبروا یااولی الابصار﴾

مولانا محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آبادی حفظہ اللہ

جماعت اہلحدیث کے نامور قلم کار ہیں، حیات وخدمات اور تاریخ وشخصیات اہلحدیث ان کا خاص اور پسندیدہ موضوع ہے۔ اس وقت وہ جماعت غرباء اہلحدیث پاکستان کے نمائندے ہیں اور اس جماعت کے ترجمان پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی کی مجلس ادارت کے رکن ہیں اور انھیں بجا طور پر مؤرخ جماعت غرباء اہلحدیث کہا جانے لگا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی پانچ کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں اور عوام وخواص ان کے مندرجات سے مستفید ہو کر نعرہ "تحسین" بلند کر چکے ہیں۔ موصوف کی چھٹی کتاب "منشی رام عبدالواحد کیسے بنا؟" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب ایک معروف اہلحدیث مبلغ ڈاکٹر عبدالواحد فیصل آبادیؒ کے واقعات حیات پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر عبدالواحدؒ (1938-2004ء) نے ملیانوالی ضلع شیخوپورہ کے ایک ہندو گھرانے میں آنکھ کھولی۔ اُن کے والد کا نام ہری چند کھتری تھا 1938ء میں موصوف زیر دفعہ 307 کچھ عرصہ جیل میں رہے۔ اسی عرصہ میں اسلام ان کے قلب سلیم میں جاگزیں ہو گیا۔ بقول ڈاکٹر صاحب: اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ آپ کیسے مسلمان ہوئے؟ تو میرے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہیں کہ الحمدلله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله یعنی اسلام لانے کا اصل سبب خالص اللہ کی مہربانی ہے۔

قبول اسلام کے بعد انھوں نے دارالحدیث جامع مسجد چینیانوالی لاہور میں بطل حریت مولانا سید داؤد غزنویؒ کے زیر سایہ اسلامی تعلیم وتربیت کے مراحل طے کئے۔ مناظر اسلام مولانا احمد دین گکھڑویؒ سے بھی مستفید ہوئے۔ اقرار توحید الٰہی اور رسالت محمدیہ علی صاحبها الصلاة والتحیه کے بعد ہمیشہ کی طرح اہل باطل نے موصوف کو بھی تختہ ستم بنایا لیکن وہ اللہ کی مہربانی سے ہر مرحلہ میں کامیاب ہو کر نکلے۔ گویا قل امنت بالله ثم استقم کی عملی تفسیر بنے رہے۔ ماشاءاللہ

مصنف نامدار کو نثار کالونی فیصل آباد میں سالہا سال تک ڈاکٹر صاحبؒ کی رفاقت میسر رہی۔ انھوں نے قریب سے ان کے کردار وعمل اور بھرپور متحرک زندگی کا مشاہدہ کیا اور ان کی زبان سے ان کی زندگی کے واقعات سے باخبر ہوئے۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنے انھی مشاہدات اور مسموعات کو قلم بند کر کے حق رفاقت ادا کر دیا ہے۔ اس میں ڈاکٹر صاحبؒ کے قبول اسلام کی داستان کو رقم کیا گیا ہے اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد جن روح فرسا آزمائشوں سے ان کو گزرنا پڑا، انھیں تفصیل سے قلم بند کیا گیا ہے۔ اسلام کی اشاعت کے لیے موصوف نے جو تگ ودو کی اُسے احاطہ تحریر میں لانے کی سعی کی گئی ہے اور ان کے شخصی اوصاف حمیدہ سے پردہ اُٹھا کر قارئین کو ان سے روشناس کرانے کی کوشش کی گئی ہے

کتاب کے آغاز میں حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن السلفی امیر جماعت غرباء اہلحدیث پاکستان اور مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی تقاریظ نے اس کی اہمیت وافادیت کو اور بڑھا دیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد بلا مبالغہ یہ ارشاد ربانی زبان پر آ گیا کہ فمن یرد الله ان یهدیه یشرح صدره للاسلام اللہ کریم مصنف اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

# غریبوں کی حالت زار اور اسلامی انقلاب

پروفیسر رعیت علی...... بقاپوری

کھیتوں میں کام کرتی ہوئی غریب دہقان کی بچیاں، ان کے نحیف ونزار بدن، ان کے لباس تار تار سے عیاں، ان کی کھوکھلی ہڈیاں، ان کے چہرے اور آنکھوں کی زردی اور پیلاہٹ، ان کے حسرت زدہ اور یاس انگیز وجود سے اُبھرتی ہوئی تصویرِ درد، ان کے اُدھورے اور کرچی کرچی خواب، ان کے باپ کی ملال زدہ پیشانی اور اُس پیشانی سے دکھ اور درد کی عریاں داستانِ الم، باپ کے مشقت زدہ اور جھکے ہوئے کندھے، اس کے چہرے کی جھریاں، اس کی آنکھوں کی نمی اور اس کی بے بسی کا عبرت خیز منظر دوسری طرف صنعت کار کے کارخانے میں کام کرتی بیوہ کی بچیاں، ان کے جھکے ہوئے کندھے، ان کی یرقان زدہ پیلی آنکھیں، بسترِ علالت پر لیٹی ان کی ماں کی حالتِ زار، تیسرا منظر ایک سڑک کے کنارے ٹوکروں میں بجری ڈال کر سڑک پر پھینکتی ہوئی نادار عورتیں، ان کے میلے کچیلے بچے، ان کا تاریک مستقبل، جون کے مہینے کی حدت آفریں کڑی دھوپ، ان کے وجودِ نحیف سے ٹپکتا ہوا گرم گرم پسینہ۔

چوتھا منظر ایک ورکشاپ پر کام کرتا ہوا ایک ننھا پھول، اس کا کینسر زدہ باپ، زمانے کی بے رُخی، ننھے وجود کے میل کچیل سے لتھڑے ہاتھ پاؤں، دن بھر کی مشقت اور شام کے وقت صرف ایک سو روپے معاوضہ، گھر جا کر ماں کے سینے پر لیٹ جانا اور آنسوؤں کا عمل رواں پانچواں منظر ایک شاندار حویلی اور اس کے اندر رقص وسرود، نغمہ وموسیقی اور کھنکتے جام اور تھرکتے بدن کا عشرت آفریں منظر۔ رئیسوں، نوابوں اور منچلے رئیس زادوں کے قہقہے، قسم قسم کے کھانوں کی ضیافت، ایک وسیع میدان میں پارک کی گئی نئے ماڈل کی گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں، وردیوں میں ملبوس ڈرائیور، رئیسوں کی پری پیکر بیویاں اور ان کے ضد کرتے گول مٹول بچے۔

ایک طرف غربت وافلاس کی یاس انگیز تصویریں، دوسری طرف دولت وثروت کے حیرت زدہ مظاہر، انسانی سماج کی اس غیر متوازن اور متفاوت تصویر کو دیکھ کر میرے ذہن میں خیالات کا ایک تلاطم اُبھرا اور میں گہری سوچ میں ڈوب کر قیاس کرنے لگا کہ انسانی دنیا کا یہ خوفناک فرق کب مٹے گا؟

سرمایہ پرستی اور زَر پرستی کا سفینہ کب ڈوبے گا؟ غریبوں کی شامِ درد میں شفق کے راحت افزا پھول کب کھلیں گے؟ وطن کے جھونپڑی نما مکان کب عدل واحسان کے اسلامی انقلاب کے سویرے سے تاباں ومنور ہوں گے؟ قبائے خواجہ کب تار تار ہوگی؟ اور دست ہائے مزدور کب خوشحالی کی حنا سے امن وراحت کے جلوے کشید کریں گے؟ انسانی حریت، مساوات وعدل اور عظمتِ بشر کے خواب کب شرمندۂ تعبیر ہوں گے؟ وطن عزیز کے در ودیوار کب صبح بہاراں کی شادابیوں اور مسرتوں سے سجیں گے؟ اور یہ دھرتی کب جنتی سماج کا روپ دھارے گی؟

تب میرے ذہن کے نہاں خانے سے یہ صدا بلند ہوئی کہ جب انسان ہستی اور خودی کے شعور سے بہرہ مند ہو جائے گا، لیکن سوال یہ ہے کہ ہستی کا شعور کب بے نور روحوں کے اندر جلوہ آراء ہوگا؟ یہ عدیم النظیر کائناتی واقعہ اس وقت ہی زندہ حقیقت بنے گا جب اسلامی انقلاب کے داعی عدل واحسان کی سوغات دامن میں لے کر دعوت وارشاد کے محاذ پر سرگرم عمل ہوں گے۔ پس دنیا کی درخشندہ سحر دعوت وعزیمت کے انقلاب آفریں عمل میں ہی پوشیدہ ہے۔

بقول حکیم الامت شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبالؒ

آسماں ہوں سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

اس دنیا کی تقدیر اب عالمی اسلامی انقلاب کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ یہ دھرتی اب عدل ورحمت کے اسلامی نظام کی برکتوں سے مالا مال ہو جائے گی اور یوں جنت ارضی کا تصور ایک زندہ حیاتیاتی حقیقت بن کر وطن عزیز کی فضاؤں میں جلوہ ریز ہوگا۔

☆......☆......☆

# محسن انسانیت ﷺ کا بچوں سے برتاؤ

حافظ عبدالوہاب روپڑی

اللہ مالک الملک اور خالق ارض وسماء نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "رحمۃ اللعالمین" بنا کر مبعوث فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و شفقت اور مہربانی سے مسلم وغیر مسلم اپنے اور بیگانے حتی کہ حیوان اور پرندے بھی لطف اندوز ہوئے اخلاق ومحبت کے پیکر نے اپنی شفقت ورحمت کی انتہا کردی آپ کا کریمانہ برتاؤ صرف بڑوں تک محدود نہ تھا بلکہ قوم کے معصوم اور نونہالوں کے ساتھ آپ نے جو اخلاق واسوہ اپنایا تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے کبھی بچوں سے اگنور نہیں کیا اس میں آپ کی بڑی دورری تھی کہ یہی نونہالان قوم ہی کے لئے آنے والے وقت میں بہترین مجاہد مومن، ورثاء قوم اور ملت اسلامی کے درخشندہ ستارے ہوں گے کہ جن کی چمک کائنات میں پھیلے گی اگر ان کو بچے سمجھ کر اعراض کیا جائے اور ان کی پرواہ نہ کی جائے تو یہ پودوں سے درخت بننے کی بجائے مرجھا جائیں گے ان کی صلاحیتیں کند پڑ جائیں گی نیز یہ بڑوں سے مانوس ہونے کی بجائے مایوسیوں کی دلدل میں گر کر نافرمانی جیسے گھناؤنے جرم کا ارتکاب کریں گے جس سے ان کی دنیا وآخرت تباہ ہو جائے گی اسلامی سپوتوں کا انحطاط ہو جائے گا جس سے صرف مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ دین اسلام کا بھی بہت بڑا نقصان ہوگا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کے ساتھ ایسا عظیم رویہ اختیار فرمایا کہ اس میں ہر مسلمان کے لئے اسوہ ہے آیے کاشانہ نبوت سے اس کی کچھ مثالیں تلاش کریں کہ وہ ہمارے لئے مشعل راہ اور نمونہ زندگی بن جائیں کہ جس سے اسلامی فائدہ بھی ہو اور بذات خود ایک مسلمان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بھی۔

قرآن نے اسی چیز کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: "وہ (رحمن کے بندے تو بس یہی) کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمارے لئے ہماری بیویاں اور ہماری اولادوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور ہمیں متقین کے امام بنادے" (الفرقان: ۷۴)

## اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک کیسے ہو؟

قرآنی تعلیم سے واضح ہوا کہ ایک مسلمان ہمیشہ اپنی اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے دعا گو رہتا ہے لیکن یہ بات یاد رہے کہ یہاں دعا کے ساتھ عمل کو بہت بڑا دخل ہے اس میں 'اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کی شرینی شامل کرنے کی اہم ضرورت ہے اور وہ ہے کہ بچوں سے ہمارے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کریمانہ برتاؤ اور مشفقانہ رویہ۔

## بچوں کو دعوت اسلام اور پیغام توحید:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام اور توحید صرف بڑے لوگوں کو ہی نہیں دی بلکہ آپ نے اس میں بچوں سے بھی غفلت نہ برتی۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

(۱) "ایک یہودی چھوٹا لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے آپ نے اس کے سر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: اسلام قبول کرلو اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اس نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرلو وہ مسلمان ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے وہاں سے تشریف لائے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں کہ جس نے اس (بچے) کو آگ سے بچالیا" [صحیح البخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل يصلى عليه؟... رقم الحديث ۱۳۵٦]

اس حدیث سے تین باتیں بطور خاص ہوئیں:

(۱) بڑوں کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹوں کی بیمار پرسی میں بھی پیش پیش تھے اگرچہ یہودی بچہ ہو۔

(۲) بڑوں کی طرح چھوٹوں کو بھی اسلام کی دعوت دیجئے کہ جتنے بھی اسلامی

سپاہی تیار ہو جائیں مسلمانوں کا اور دین اسلام کا فائدہ ہے۔

(۳) آپ کی کوشش وکاوش بڑوں کو ہی نہیں بلکہ چھوٹوں کو بھی جہنم سے بچانے کی تھی۔

(۴) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا آپ نے فرمایا اے چھوٹے لڑکے یقیناً میں تجھے کچھ باتیں سکھا رہا ہوں اللہ تعالی (کے احکام) کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا تو اللہ تعالی کی حفاظت کر تو اس کو اپنے روبرو پائے گا تو جب سوال کرے تو اللہ تعالی سے ہی سوال کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالی سے ہی مدد طلب کر تم اللہ تعالی سے مدد مانگو اور خوب جان لو کہ اگر ساری امت تجھے کچھ نفع پہنچانے کیلئے جمع ہو جائے تو تجھے وہ نفع نہیں پہنچا سکتے مگر جو اللہ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے اگر تمام امت تجھے کچھ نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہو جائے تو تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر جو اللہ تعالی نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے قلموں کو اٹھا لیا گیا ہے اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔ [جامع ترمذی ابواب صفة القيامة رقم الحديث: ٢٦٣٥]

اندازہ کریں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے بچوں کو توحید کی تعلیم دینے کے لئے کیسے کوشاں تھے آپ کی اتباع کا دعوی کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی اپنے ماحول کے تمام بچوں کو ایسی ہی تعلیم دیں کہ معاشرہ اسلامی گہوارہ بن جائے۔

## بچوں کو آداب دسترخوان سکھانا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو صرف اسلام اور توحید ہی کی دعوت نہیں دی بلکہ بچپن سے ہی ان کے اخلاق نکھارنے کے لئے ان کو کھانا کھانے تک کے آداب سکھلائے تاکہ بچہ جب کھانا کھائے تو وہ بھی ایک مؤدب اور اخلاق کا شاہکار ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتیلے صاحبزادے عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت تھا اور (دوران کھانا) میرا ہاتھ پیالے میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے چھوٹے سے بچے اللہ کا نام لے کر کھاؤ دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ (آپ کی اس تربیت کا یہ اثر تھا) کہ میں نے پھر ہمیشہ ایسے ہی کھانا کھایا'' [صحیح بخاری کتاب الاطعمة باب تسمية على الطعام والاكل باليمين حديث: ٥٣٧٦] کیسے مربی ہیں تربیت کی ایسی آغوش میں پلے ہوئے نونہالان پھر مجاہدین اسلام بنے کہ جن سے کسری وقیصری کے ایوانوں پر لرزہ طاری ہو گیا

## [illegible]

بچوں کے ساتھ اکتاہٹ والا رویہ اختیار کیا جائے تو ان کے جذبات مجروح ہو جاتے ہیں بات بات پر انہیں ٹوکا جائے اور ان کی صحیح نہج پر تربیت کرنے کے بجائے بس ان پر تحکمانہ انداز اختیار کرنے سے بچے بگڑ جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں جو کامل نمونہ اور شفقت بھرا انداز اپنایا ہے آیئے اسکی خوشبو سے اپنے قلوب کو معطر کرتے ہیں

انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ بیان فرماتے ہیں ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی موٹا اور باریک ریشم نہیں چھوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے پھوٹنے والی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ اور میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا اور جو کام میں نے کیا اس کی بابت یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کی بابت یہ نہیں فرمایا کہ اس طرح کیوں نہ کیا۔'' [صحيح بخاری كتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ حديث ٣٥٦١]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک غلام کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا کہ دس سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اسے اف تک نہیں کہا کیسا تحمل اور قوت برداشت ہے کیسا حسن سلوک ہے بچوں کے ساتھ ایسی شفقت آپ کا ہی حصہ ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

## بچوں کو بوسہ دینا اور ان سے کھیلنا:

اگر بچوں کی صرف تربیت ہی کی جاتی رہے اور انہیں پیار ومحبت میسر نہ کیا جائے نہ انہیں اپنے قریب لایا جائے تو بچے پر وہ اثر نہیں ہوتا جو کہ بچوں کو گلے لگانے ان کو بوسے دینے اور ان سے چمٹ جانے سے ہوتا ہے کہ بچے ہمیشہ اس توقع میں ہوتے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نمونہ بھی

ہمارے لئے چھوڑا ہے ☆ پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے سامنے منہ سے زبان باہر نکالتے جب وہ سرخ زبان دیکھتے تو جلدی سے لپکنے کی کوشش کرتے تھے ☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے جب آپ سجدہ میں جاتے تو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ کی پشت پر بیٹھ جاتے تھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انہیں ہٹانا چاہتے تو آپ اشارہ سے فرماتے کہ رہنے دو۔ یہ سب مسجد میں ہوتا نماز سے فارغ ہوکر آپ انہیں اپنی گود میں بٹھا لیتے اور فرماتے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ ان دونوں سے محبت کرے۔[تحفۃ العروس ص ۳۷۶]

☆ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا آپ کے پاس اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اقرع نے کہا میرے دس بچے ہیں میں نے ان سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“[صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ حدیث:۵۹۹۷]

### بچوں کو السلام علیکم کہنا:

اسلام نے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے پر، گزرنے والا بیٹھے ہوئے پر اور کم تعداد والے زیادہ تعداد پر سلام کہنے میں پہل کریں۔“ [صحیح بخاری کتاب الاستئذان باب یسلم الصغیر علی الکبیر حدیث:۶۲۳۴] اگرچہ یہ ضابطہ اور اصول عام ہے تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزانہ رویہ اپناتے ہوئے نیز بچوں کی دلجوئی اور انہیں شریعت کے قواعد کی تعلیم دینے کے لئے انہیں سلام کرتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”انس بن مالک بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے“ [حوالہ مذکورہ باب التسلیم علی الصبیان حدیث:۶۲۴۷]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں ایک روایت نقل کی ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس تشریف لے جاتے جب ان کے بچوں پر سے گزرتے ان کو سلام کہتے ان کے سروں کو (پیار بھرے انداز سے) چھوتے اور ان کے لئے دعا فرماتے“ (فتح الباری ۳۹/۱۱) یہ شفقت و رحمت بھرا انداز تھا رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے ساتھ۔

### ابوعمیر کی دلجوئی

ایک ایسا بچہ جس کی کنیت ابوعمیر تھی ام سلیم اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے اس کا دودھ چھوٹ چکا تھا یعنی بالکل معصومیت کی عمر میں، تھا رسول کریم، مجسمہ رحمت، شفقت ومحبت کے پیکر، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جایا کرتے ایک دن آپ حسب معمول ان کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا انس کے چھوٹے بھائی ام سلیم کے لخت جگر، معصوم اور بالکل چھوٹے ابوعمیر پریشان سے ہیں۔ ابوعمیر کو غمزدہ حالت میں پاکر رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم بھانپ گئے کہ اسے کوئی صدمہ پہنچا ہے فوراً دریافت فرمایا: بھئی ابوعمیر کیوں پریشان ہے بتایا گیا کہ اس کا ایک پرندہ تھا جس کا نام ”نغیر“ تھا یہ بچہ اس سے کھیلتا تھا وہ مرگیا ہے جس نے اس کو غمزدہ کردیا ہے رسول کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کی یوں دلجوئی فرمائی: جب بھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تو فرماتے: اے ابوعمیر! نغیر نے کیا کیا؟ [صحیح بخاری مع فتح الباری ۷۱۳،۷۱۲/۱۰ کتاب الادب باب الکنیۃ للصبی حدیث:۶۲۰۳]

اللہ اکبر! صاحب معراج، سید ولد آدم، سید الاولین والاخرین امام الانبیاء کہ جن کے اشارے پر باب جنت کھول دیا جائے گا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معصوم بچے کے ساتھ کیسا انداز اپنایا ہے کہ اس کے پرندے کے مرنے تک کو شفقت بھری چاشنی میں پرو دیا اور اس بچے کی کیسی دلجوئی فرمائی اتنے عظیم پیغمبر، خاتم النبیین کے تاج پہننے والے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کے ساتھ ایسا کریمانہ سلوک فرمایا کرتے کہ عقل وخرد حیران ہے کہ آپ نے اپنے اسوہ حسنہ میں کیسے نقوش چھوڑے ہیں اور وہ کس طرح محفوظ ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے اپنے بچوں اور گردونواح کے ماحول کے نونہالوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے اور ان کے ساتھ کس انداز سے پیش کیا جائے آپ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نمونہ کو اپنانے کی توفیق بخشے۔(آمین)

# سیاستِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد احسان الحق شاہ ہاشمی

سیاست کی تعریف کیا ہے؟ سیاست سے مراد معاشرے کی فلاح و بہبود اور معاشرتی کمزوریوں کے تدارک اور خاتمے کا علم ہے، ہمارا دین ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس لئے ہمارے دین میں سیاست کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اسی لئے ایک دانشور نے کہا ہے

جدا ہو دیں سیاست سے
تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اللہ تعالیٰ نے بگڑے ہوئے معاشرے کو سدھارنے کے لئے اپنا رسول بھیجا، جس نے علمی اور عملی طور پر سیاست کی تعلیم دی، اس نے اپنی سیاسی بصیرت سے لوگوں کو کشت وخون سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

## تنصیب حجر اسود اور آپ ﷺ کی سیاسی بصیرت

بعثت سے پہلے اہل مکہ نے کعبہ کی تعمیر نو کی، عمارت مکمل ہوگئی، حجر اسود کی تنصیب کا مرحلہ آیا تو معاملہ اُلجھ گیا، ہر قبیلہ یہ سعادت حاصل کرنے کا خواہاں تھا، اس بگڑی بستی میں کوئی قانون نہ تھا، قانون کی حیثیت لونڈی سے زیادہ نہ تھی، طاقتور جب چاہتا، جدھر کو چاہتا قانون کو موم کی طرح مروڑ کے رکھ دیتا۔ چنانچہ اس موقع پر بھی مختلف قبائل سد مقابل آگئے، تلواریں میانوں سے نکل آئیں، کسی کو سلجھاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی، کشت وخون ہونے کو تھا، وہاں موجود بزرگ سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ اب کیا کیا جائے؟ بالآخر طے پایا کہ معاملے کو کل تک مؤخر کر دیا جائے۔

مجمع کل کے انتظار میں منتشر ہوگیا، اگلے دن سب سے پہلے جناب محمد (ﷺ) کعبہ میں تشریف لائے، دیکھنے والے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے بیک زبان پکار اٹھے کہ صادق اور امین آگیا۔ گذشتہ روز کے واقعہ سے بے خبر محمد ﷺ کو آگاہ کرتے ہوئے ثالثی کا کردار ادا کرنے کا کہا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال سیاست وفراست سے کام لیتے ہوئے چادر کندھے سے اتار کر بچھا دی پھر حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے اٹھا کر چادر پر رکھا اور پھر ہر قبیلے کے سردار کو چادر پکڑنے کی دعوت دی تمام سرداران قریش نے مل کر چادر اٹھائی اور اسے کعبہ کی دیوار کے پاس لے گئے وہاں پھر آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے حجر اسود کو اٹھا کر طاق میں رکھ دیا، یوں نہ صرف لوگوں کو لہولہان ہونے سے بچالیا گیا بلکہ حجر اسود کی تنصیب کی سعادت میں بھی سب کو شریک فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ دیکھ کر حاضرین عش عش کر اٹھے اور آپ کی تعریف کرنے لگے

## [illegible]

ابتدائے اسلام میں مشرکین نے مکہ میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا۔ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلا جائے، حبشہ کا نام تجویز کرنا آپ کی سیاسی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ اس لئے کہ دوسرے شاہانِ مملکت کے برعکس نجاشی ایک خداترس، انصاف پسند اور رحمدل شخص تھا، یہی وجہ ہے جب مشرکین مکہ نے جا کر اس کو اہل اسلام کے خلاف بھڑکایا تو اس نے کہا کہ میں تحقیق کئے بغیر فیصلہ نہیں کروں گا پھر تحقیق کی اور حضرت جعفر طیار سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: اگر تمہارے نبی پر کوئی چیز آسمان سے نازل ہوئی ہے تو مجھے سناؤ تو (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم سیاست دان کے فیض یافتہ) حضرت جعفر نے موقع کی مناسبت سے سورۂ مریم کی تلاوت شروع کی تو نہ صرف نجاشی بلکہ حبشہ کے تمام پادریوں پر گریہ طاری ہوگیا جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں تصویر کھینچی ہے: ﴿و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول......﴾

### میثاقِ مدینہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ پہنچے اور مملکتِ اسلامیہ کی بنیاد رکھی تو اسلام اور اہل اسلام کے تحفظ کی خاطر مدینہ میں مقیم یہودی قبائل کے ساتھ تحریری معاہدہ کر کے اپنا سیاسی وجود تسلیم کروالیا، یہ اسلام کی سب سے پہلی سیاسی جیت تھی۔

### ثمامہ کی رہائی کا حکم:

جنگ میں شام کا فرمانروا ثمامہ گرفتار ہوگیا، اسے مدینہ لے جایا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ نماز کا وقت ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، مشکیں بندھے ثقلبہ سے پوچھا: ثمامہ کیا حال ہے؟ وہ بولا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر رہا کردو گے احسان فراموش نہیں پاؤ گے اور اگر قتل کردو گے تو لاوارث نہیں پاؤ گے۔ ثمامہ تین روز تک وہاں قید رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اُس کا حال پوچھتے اور وہ ایک ہی جواب دیتا۔ تیسرے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ کی رہائی کا حکم دے دیا، ثمامہ رہا ہو کر مدینہ سے نکل گیا لیکن مدینہ شہر سے نکل جانے کے بعد واپس لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دولتخانہ پر آگیا۔ دستک دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا: ثمامہ تو؟ ثمامہ نے وہیں کلمۂ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔

ازاں بعد ثمامہ واپس شام چلا گیا، اگلے سال مکہ میں قحط پڑ گیا، بھوک سے تنگ لوگوں نے وقت کے بادشاہ ابوسفیان سے غلے کا بندوبست کرنے کو کہا، ابوسفیان پرانی دوستی کے پیشِ نظر ثمامہ کے پاس شام غلہ لینے گیا تو ثمامہ بولا: اے ابوسفیان میں وہ پہلے والا ثمامہ نہیں رہا۔ اب تو میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن چکا ہوں جسے تم لوگوں نے مکہ سے نکلنے پر مجبور کردیا تھا، وہ مدینہ گیا تو تم نے وہاں بھی اس کو سکھ کا سانس نہ لینے دیا اور حملوں پر حملے کرتے رہے، میرے گوداموں کا ایک دانہ بھی تم پر حرام ہے ابوسفیان نے جب بہت منت سماجت کی تو ثمامہ نے کہا کہ ہاں ایک شرط پر غلہ دینے کو تیار ہوں، ابوسفیان نے جھٹ سے شرط پوچھی تو ثمامہ نے کہا جاؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رقعہ لے کر آؤ۔ اگر وہ لکھ کر دیں تو ٹھیک ہے۔ ابوسفیان ذلت کا طوق گلے میں ڈال کر مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ اپنی بیٹی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہؓ کے گھر پہنچا، بیٹی نے باپ کو دیکھا تو ایک بچھا ہوا بستر لپیٹ دیا اور والد کو بیٹھنے کو کہا۔ ابوسفیان بولا کہ بیٹیاں تو والدین کی بڑی خدمت گار ہوا کرتی ہیں تو اچھی بیٹی ہے باپ کیلئے بستر بچھانے کی بجائے بچھا ہوا بستر لپیٹ دیا ہے۔ وہ بولیں ابا جی یہ اللہ کے رسول کا بستر ہے اور آپ بوجہ شرک اللہ کے دشمن ہیں اس لئے اللہ کا دشمن اللہ کے رسول کے بستر پر نہیں بیٹھ سکتا۔ کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُم حبیبہؓ کی خبر گیری کے لئے تشریف لائے تو ابوسفیان سے ملاقات ہوئی، ابوسفیان نے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بلا بھیجا، حضرت علی آئے تو آپ نے بے مثال ضبط وتحمل اور باکمال سیاست کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں ثمامہ کے نام رقعہ لکھنے کا حکم فرمایا۔ ابوسفیان یہ رقعہ لے کر واپس شام ثمامہ کے پاس گیا اور رقعہ اس کے حوالے کیا۔ ثمامہ نے رقعہ پڑھا تو اندر جا کر گودام کی چابیاں لے آیا اور ابوسفیان کو دیتے ہوئے کہا کہ جتنا چاہو غلہ لے لو، ابوسفیان نے سو اونٹ غلے سے لادے اور پھر ثمامہ کے پاس جا کر اس کی قیمت پوچھی۔ ثمامہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور بولا ابوسفیان تجھے ابھی بھی بات سمجھ نہیں آئی تو اس غلے کی قیمت پوچھتا ہے۔ مجھ سے تو سن اس کی قیمت وہ مبارک رقعہ ہے جو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے لایا ہے۔

### حاتم طائی کی بیٹی سے حسن سلوک اور اسکی رہائی کا حکم:

عیسائیوں کے ساتھ جنگ میں حاتم طائی کی بیٹی گرفتار ہوگئی، اُسے مسجد نبوی میں لے جایا گیا، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اصحابؓ کے ساتھ محوِ گفتگو تھے۔ حاتم طائی کی بیٹی سامنے آئی تو اس کا دوپٹہ اترا ہوا اور بال پراگندہ تھے، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اپنی چادر اس کے سر پر ڈالتے ہوئے اس کی مشکیں کھول دینے کا حکم فرمایا اور اُسے قبول اسلام کی دعوت دی تو وہ بولی: میں اس وقت گرفتار ہوں، اگر مجھے رہا کر دیا جائے تو پھر فیصلہ کروں گی۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے نہ صرف اس کی رہائی کا حکم دیا بلکہ فرمایا: اس کی خواہش کے مطابق جہاں یہ کہے، اسے بحفاظت پہنچا دیا جائے، صحابہؓ اسے حفاظت کے ساتھ اس کے گھر کی دہلیز تک لے گئے، وہ گھر میں داخل ہوئی تو اس کا بھائی عدی جو اسی جنگ میں فرار ہو گیا تھا، بہن سے لپٹ کر خیریت پوچھنے لگا، وہ بولی اے عدی میری عزت تیری چار دیواری میں بھی اتنی محفوظ نہ تھی جتنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سپاہیوں کے حصار میں تھی۔ یہ لوگ تو روئے زمین پر چلتے پھرتے فرشتے ہیں، جاؤ ان کے سالار سے ملو، وہ مجھے اللہ کا سچا نبی معلوم ہوتا ہے، عدی انہیں صحابہ کے ہمراہ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کی اور مسلمان ہو گیا۔

## صلح نامہ حدیبیہ کی سیاسی اہمیت:

ہجرت کے آٹھویں سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے مکہ کی جانب عازم سفر ہوئے، جب صرف تین میل کا فاصلہ باقی رہ گیا تو مشرکین مکہ نے خبر پا کر رکاوٹ کھڑی کر دی۔ حضرت عثمان غنیؓ کو گفت و شنید کے لئے مکہ بھیجا گیا، ان کی واپسی میں تاخیر ہو گئی اور افواہ پھیل گئی کہ مکہ والوں نے عثمان کو شہید کر دیا ہے، یہ افواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی تو چودہ سو صحابہ سے خونِ عثمان کا بدلہ لینے کا عہد لیا۔ ادھر تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان بخیریت واپس پہنچ گئے، اہل مکہ نے اپنا ایلچی بھیجا کہ جا کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ معاملہ طے کر لو، آپ نے یہ پیشکش قبول فرما کر سیاسی میدان مار لیا۔ صلح کی شرائط جو بظاہر کمزوری کی علامت معلوم ہوتی تھیں مگر درحقیقت نہ تھیں، قبول فرما کر رہتی دنیا پر اپنی سیاسی بصیرت کا لوہا منوا گئے۔

## فتح مکہ:

مشرکین مکہ حدیبیہ کے مقام پر خود اپنے کئے ہوئے معاہدے کا پاس نہ رکھ سکے۔ انہوں نے سیاسی شکست کھا کر معاہدے سے دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ آٹھ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت رازداری کے ساتھ فتح مکہ کی تیاری شروع کر دی، بالآخر ایک جرار لشکر کے ساتھ مکہ کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ چند روز کی مسافت کے بعد لوگ ملتے گئے، قافلہ بنتا گیا کے مصداق، دس ہزار کے لشکر کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے جوار میں ورودِ مسعود فرمایا: دن کے وقت حکم دیا کہ ہر شخص لکڑیاں اکٹھی کرے، رات ہوئی تو پیش قدمی کرتے ہوئے فاران کی چوٹیوں پر قبضہ کر لیا، آپؐ کے حکم کے مطابق صحابہ کرام آٹھ آٹھ یا دس دس کی ٹولیوں میں بٹ کر مکہ کے اطراف میں پہاڑوں پر بکھر گئے اور ایندھن کو آگ لگا دی جس سے علاقہ جگمگا اٹھا، اہل مکہ نے یہ منظر دیکھا تو پریشان ہو گئے کہ یہ کیا ہے، معلوم ہونے پر لوگ ابوسفیان کے پاس گئے کہ دیکھو تو محمد (ﷺ) اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ تین سو میل سے آ کر ہمارے علاقے پر قابض ہو گیا اور کسی کو خبر تک نہ ہو سکی، لیکن "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے علاوہ جو مزاحمت نہ کرے اسے کچھ نہ کہا جائے، نہ درخت اکھیڑے جائیں نہ گھر جلائے جائیں، مکہ کے تمام باسی قیدی بن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ ان پر چھوڑتے ہوئے فرمایا: بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ ان کی کارستانیاں آج ان پر خوب عیاں ہو رہی تھیں، زمانے کے ماحول کے مطابق انہیں اپنا انجام بھی نظر آ رہا تھا، شرمندگی اور ذلت سے ان کی نظریں اور سر جھکے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے الفاظ میں عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے ان پر ایک اور کامیاب سیاسی وار کیا اور وہ یہ کہ ان کے مال و متاع میں سے کچھ بھی نہ لیا۔

## مدینہ واپسی:

لوگوں نے یہ سمجھا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آبائی شہر مکہ میں ہی رہیں گے لیکن اہل مدینہ کی خوشیوں کی اس وقت کوئی انتہا نہ رہی جب آپ نے اعلان فرمایا کہ میرا جینا اور مرنا ان اہل یثرب کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ تین روز قیام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف کی طرف روانگی اختیار کی اور (دوسروں کے ممالک میں گھس کر بیٹھ جانے والے اور اپنا الو سیدھا کرنے والے) اہل دنیا کو باور کرا گئے کہ

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

# اتباعِ رسول کی اہمیت

مولانا عبدالجبار مدنی......مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

اُستاذ العلماء شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان غفرلہ الرحمن وجعل مثواہ فی فسیح الجنان النور فوری کا عربی میں علم المصطلح پر ایک مختصر مگر جامع رسالہ ہے جو اُستاد محترم نے ایک ملاقات پر راقم آثم کو ہدیہ عنایت فرمایا اور اس کے آخر میں حجت حدیث پر بھی ایک مختصر اور جامع مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید پایا ہے، کئی دفعہ سوچا کہ استاد محترم کی حیات بابرکات میں اس کا ترجمہ کروں لیکن دیگر مصروفیات سے چھٹکارا نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ اُستاد محترم جو کہ جماعت اہلحدیث کے لیے ایک انتہائی قیمتی سرمایہ تھے وہ دیکھتے ہی دیکھتے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور ہمارے دماغ غم سے بوجھل ہو گئے۔

چلے گئے وہ ہم سے بہت دور
تا قیامت جدا ہوا ہم سے یہ نور
پہنچ گئے وہ اپنے خالق کے حضور
خالق کا اپنی مخلوق کے لیے یہی ہے دستور
کرنا پڑا ہمیں اپنے رب کا حکم منظور

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاجْعَلْ سَعْيَهٗ مَشْكُوْرًا)) قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کی خاطر رسالہ کا ترجمہ کر رہا ہوں۔ اس کا عنوان: الحدیث حجۃ لازمۃ ”حدیث لازمی طور پر حجت ہے۔“

(۱) امام شافعیؒ اور دیگر اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ سنت کی تین قسمیں ہے: پہلی یہ کہ جو کتاب اللہ میں ہے وہی حدیث میں ہے۔ دوسری قسم جو کتاب اللہ کے احکام کی تفصیل و توضیح کرتی ہے۔ تیسری قسم وہ ہے جو مستقل حیثیت رکھتی ہے، وہ کتاب اللہ کے احکام کی تائید یا اجمال احکام کی توضیح نہیں کرتی۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ ”ہم نے آپ کی طرف ذکر کو نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے اس کی وضاحت کریں جو ان کی طرف اُتارا گیا ہے۔“ [النحل:۴۴]

(۲) ﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا﴾ ”صرف اور صرف ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان پر آسان کر دیا ہے تاکہ آپ اسکے ساتھ پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں اور سخت جھگڑالو کو ڈرائیں۔“ [مریم:۹۷]

(۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ﴾ ”صرف اور صرف ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں بڑا آسان کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔“ [الدخان:۵۸]

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ﴾ ”اے اہل کتاب یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آیا جو تمہارے لیے احکام بیان کرتا ہے“ [المائدہ:۱۹] محل شاہد (يُبَيِّنُ لَكُمْ) وضاحت کرتا ہے۔

یہ آیات اور اس کے علاوہ دوسری آیات اس بات پر نص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو اپنے رسول کی زبان میں آسان فرما دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب کی وضاحت فرماتے تھے اور یہ بات دلائل سے ثابت ہے کہ آپ واقعۃً قرآن مجید کی توضیح فرماتے تھے۔ یہ بات بھی معلوم ہے کہ بیان اور مُبَیِّن (بیان کرنے والا) میں فرق ہے اور یہ بات محقق ہے کہ سنت اس لحاظ سے حجت ہے۔ ہمارے شیخ مولانا اسماعیل بن ابراہیم السلفی رحمہ اللہ نے اس موضوع (سنت) کی حجیت کے لیے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ﴾ سے دلیل لی ہے کہ بلاشبہ اس کا بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اس سے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے قرآن کا بیان اپنے اُوپر کر لیا ہے اور قرآن کا مکمل بیان قرآن میں نہیں ہے۔ ہاں بعض آیات کا بیان قرآن میں ہے اور بعض کا بیان سنت میں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ سنت سے قرآن کا بیان وہ اللہ ہی کا بیان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ﴾ اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان لازمی حجت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ ”اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر (اس لیے) کہ اللہ کے حکم

سے اس کی اطاعت کی جائے'' [النساء:۶۴] اسی طرح دوسرے مقام پہ فرمایا: ﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا﴾ ''کہہ دیجئے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو، اگر تم پھر جاؤ تو صرف اس (رسول) پر وہ ہے جو اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے اور تم پر وہ ہے جو تم پر بوجھ ڈالا گیا ہے اور اگر تم اس (نبی) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے'' [النور:۵۴]

(۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾ ''اے ایمان والو تم اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو'' [محمد:۳۳]

(۴) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ ''تو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو کہ نبی اُمی (ان پڑھ) ہے، جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان لاتا ہے تم اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ'' [الاعراف:۱۵۸]

(۵) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ﴾ ''کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری (محمد ﷺ) پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بھی معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا بہت مہربان ہے۔ کہہ دیں کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا فرماتا'' [آل عمران:۳۱،۳۲]

ان آیتوں کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور اطاعت پر دلالت کرتی ہیں۔ قرآن مجید میں ان کی جگہوں سے تلاش کیا جاسکتا ہے اور ان آیات میں یہ قید نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت صرف اسی میں ہے جو قرآن میں ہے باقی میں نہیں تو جو قرآن کے علاوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا منکر ہے تو وہ بے شمار آیات کا منکر ہے۔

(۶) اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ''تیرے رب کی قسم وہ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک وہ آپ کو فیصل تسلیم نہ کرلیں ان میں جو ان کے درمیان اختلاف ہوا ہے پھر وہ اپنے دلوں میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں جس میں آپ نے فیصلہ کیا ہے اور وہ اس کو صحیح طریقے سے تسلیم کریں۔'' [النساء:۶۵]

(۷) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ ''اور جو رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ ہدایت اس کے لیے واضح ہوگئی اور غیر مومنین کے راستہ کی پیروی کرے ہم اس کو اس طرف پھریں گے جس طرف وہ پھرے گا اور ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔'' [النساء:۱۵]

(۸) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتا ہے وہ (اللہ) اس کو آگ میں داخل کرے گا ہمیشہ اسی میں رہے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔'' [النساء:۱۴]

(۹) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ ''کسی مومن مرد یا مومنہ عورت کے لیے یہ مناسب ہی نہیں جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ فرمائیں تو ان کے لیے اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ یقیناً واضح گمراہ ہوگیا'' [الاحزاب:۳۶]

(۱۰) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾ ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے یقیناً اس کے لیے جہنم کی آگ ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔'' [الجن:۲۳] تو یہ آیات اور اس جیسی بے شمار آیات ہیں جو اس بات میں نص ہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور آپ کے فیصلہ کو ظاہراً وباطناً تسلیم نہ کرے تو وہ گناہگار ہے اور آگ کا مستحق ہے اور ایمان سے خارج ہے اور کفر میں داخل ہو چکا ہے۔ [بقیہ ص:9]

# اقوام متحدہ غلامی کی زنجیر

عطاء محمد جنجوعہ

قسط نمبر 1

مدینہ منورہ میں ایک مسلمان عورت یہودی قبیلہ بنو قینقاع کے بازار میں آئی تو ایک یہودی نے شرارت کے طور پر اسے بے پردہ کرنے کی کوشش کی۔ ایک غیرت مند مسلمان یہ دیکھ کر بے تاب ہو گیا۔ اس نے یہودی کا سر قلم کر دیا۔ بازار کے تمام یہودی مسلمان پر ٹوٹ پڑے اور اُسے شہید کر دیا۔ مدنی ریاست کے سربراہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حالات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی قبیلہ کا محاصرہ کر لیا اور ان کو مدینہ سے جلاوطن ہونے پر مجبور کر دیا۔

یہ اس دور کا واقعہ ہے جب مسلمان مدینہ میں نووارد تھے، ان کی تعداد بھی کم تھی۔ لیکن آج کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا میں مسلم عورتوں کی آبرو ریزی کے واقعات روزمرہ کے معمول بن چکے ہیں۔ وہ اسلامی ملکوں کو مدد کے لیے پکار رہی ہیں۔ ایک ارب مسلمانوں میں سے غیور مسلمان کو تلاش کر رہی ہیں۔ وہ محمد بن قاسم، صلاح الدین ایوبی کی راہ دیکھ رہی ہیں۔ یہ اٹل حقیقت ہے کہ اگر پچاس اسلامی ممالک سیاسی طور پر خود مختار ہوتے یا تنظیم اسلامی کانفرنس جاندار ہوتی تو اسلام دشمن قوتوں کو مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوتی اور نہتے مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح نہ کاٹا جاتا۔

اسلامی ممالک کی سیاسی جماعتوں میں اقتدار کی جنگ جاری ہے وہ کبھی کبھار عوامی حمایت کے لیے بیان بازی کر کے اپنے قد کاٹھ میں اضافہ کر لیتی ہیں جبکہ ارباب اقتدار طبقہ انفرادی یا اجتماعی سطح پر اقوام متحدہ سے اپیل کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن عملی طور پر مظلوم مسلمانوں کو دفاعی ہتھیار نہیں دے سکتے کیونکہ اقوام متحدہ کی تلوار ان کے سروں پر لٹک رہی ہے۔ اسلامی ملکوں کو خطرہ لاحق ہے کہ اقتدار کی کرسی اقوام متحدہ کے چیمپئن امریکہ کے پاس ہے وہ اقوام متحدہ کی خوشنودی کے لیے ہر وہ کام کرتے ہیں جو اسلامی غیرت کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے۔

وہ اقوام متحدہ میں دست بستہ سوالی بن کر التجا کرتے ہیں کہ:

جناب عالی! ہم بنیاد پرست نہیں بلکہ انسانی حقوق کے علمبردار ہیں۔ ہم بہبود آبادی کے پروگرام پر عمل پیرا ہیں۔ انگریزی زبان کو ہمارے ملک میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ہمارے ملک میں عورتوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہیں۔ غیر مسلموں کو مذہبی وسیاسی ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے۔ ہمارے ملک میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہیں۔ سودی معیشت کا دامن نہیں چھوڑا۔ جناب عالی! اللہ کا نام لینا ہماری مجبوری ہے۔ ورنہ ہمارا تمام تر نظام حکومت اسلام سے متصادم ہے۔

مزید برآں ہم نے کمیونزم کا خطرہ ٹل جانے کے بعد جہادی تحریکوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ان کی نقل وحرکت پر کڑی نگاہ رکھی ہوئی ہے۔ بیشتر مجاہدین پر مقدمات بنا کر پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا گیا ہے۔ باقی ماندہ کو کال کوٹھڑیوں میں بند کر دیا (الجزائر اور مصر) مذہبی جماعتوں میں فرقہ پرستی جنم دے کر سیاسی سطح پر کرش کر دیا ہے۔ عبادت گاہوں میں بموں کے دھماکے کے خوف سے ان کی رونق مدھم پڑ گئی ہے۔ جناب عالی! اگر ہم دہشت گرد ہوتے تو بوسنیا، کشمیر اور چیچنیا کو آپ کے رحم وکرم پر نہ چھوڑتے بلکہ اُن کے دکھ درد میں شامل ہوتے۔

اقوام متحدہ کا دوہرا معیار کسی باخبر مسلمان سے پوشیدہ نہیں رہا۔ صلیبی اشارے پر عراق نے کویت پر چڑھائی کی تو اقوام متحدہ نے عراق کی دفاعی قوت کو بھسم کر دیا۔ دوسری طرف عربوں کی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا لیکن کشمیر کی استصواب رائے کی قرارداد کو زمین میں دفن کر دیا۔ صلیبی

درندوں نے بوسنیائی مسلمانوں پر چڑھائی کی تو اقوام متحدہ نے بوسنیا پر ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی عائد کردی۔ صلیبی سربوں کو کھلی چھٹی دے دی کہ وہ اقوام متحدہ کے محصور کیمپوں میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو تہ تیغ کردیں۔ جنوبی افریقہ کو خوراک کی ضرورت تھی تو ان کو اسلحہ دے دیا تا کہ وہ آپس میں لڑ کر ختم ہو جائیں۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو ہتھیاروں کی بجائے ڈبل روٹیاں تقسیم کردیں۔ چیچنیا میں جو 95ء تک 40 ہزار مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا لیکن اقوام متحدہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ روس ان کو غیر مسلح کرنے پر تلا ہوا ہے تا کہ مزاحمت کا دروازہ بند ہو جائے۔ افغانستان میں امریکی مفاد تھا تو وہاں سب کچھ جائز تھا۔ ایک طرف افغانستان میں اقتدار کی جنگ ہے۔ دوسری طرف بھوک اور بیماری کی بنا پر مقامی مسلمان موت کی وادی میں داخل ہو رہے ہیں تو اقوام متحدہ نے افغانستان میں عالمی ریڈ کراس تنظیم کی مالی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ ملیشیاء کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے اقوام متحدہ کے پچاسویں اجلاس کا بائیکاٹ کا اعلان کر کے ایمانی جرأت کا مظاہرہ کیا تھا۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور کا واقعہ ہے کہ عرب سفیر اس شان بے اعتنائی سے ایرانی دربار میں داخل ہوئے کہ سب درباریوں پر ہیبت طاری ہوگئی۔ جب گفتگو شروع ہوئی تو نعمان بن مقرن نے ان کو اسلام کی دعوت دی پھر کہا ہم دنیا کے سامنے دو چیزیں پیش کرتے ہیں جزیہ یا تلوار۔ آج ہم نعمان سفیر کے پیروکار کے متلاشی ہیں جو اقوام متحدہ کے اجلاس میں دوٹوک الفاظ میں اپنا موقف پیش کرے اور پوچھے کہ:

ہیروشیما اور ناگاساکی پر کس نے ایٹم بم برسائے؟ وہ دہشت گرد صلیبی تھے یا مسلمان؟ امریکہ موت کا سوداگر بن کر پسماندہ قوموں کو آپس میں کیوں لڑاتا ہے؟ 1994ء میں موت کا سامان بیچ کر 156 بلین ڈالر کس نے کمائے؟ (امریکہ نے) حقوق انسانی کا راگ الاپنے والو! تم اپنے ملکوں میں کالے ہم وطنوں سے سوتیلی ماں کا سا سلوک کیوں کرتے ہو؟ ان کو سیاسی و سماجی حقوق سے کیوں محروم کیا ہوا ہے؟

حقوق نسواں کے علمبردار بن کر تم نے عورت سے ماں، بہن اور بیٹی کا مقدس رشتہ چھین لیا۔ اسے رقاصہ، طوائف اور ماڈل گرل بنا کر آزادی کے داعی بن گئے۔ تم نے ہم جنس پرستی کو قانون کا درجہ دے کر مرد و عورت کے افزائش نسل کو کیوں تار تار کردیا ہے۔ جس پر عیسائی ملک کی سربراہ ملکہ نے رسمی دستخط کرتے ہوئے افسوس کیا کہ عورتوں کا یہ حق بھی مردوں نے چھین لیا وہ جمہوری نظام جس کی تم دوسری قوموں کو دعوت دیتے ہو، تم خود اس کے بنیادی اصولوں پر اقوام متحدہ میں عمل کیوں نہیں کرتے؟ کیونکہ اقوام متحدہ کے فیصلے کثرت رائے کی بجائے پانچ غاصبوں کی صوابدید پر ہوتے ہیں۔ مسلم سربراہان اپنے اقتدار کے بچاؤ کے لیے جی حضور کا کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ کے پانچ مستقل ممبروں کی ویٹو پاور تسلیم کر کے اللہ کے سپر پاور ہونے کی نفی کرتے ہیں۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب کرۂ ارضی کے نصف حصہ پر اسلام کا پرچم لہرایا تو کفار نے گرم جنگ کے بجائے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے سرد جنگ کا ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا (۱) خلافت اسلامیہ کی مرکزی حیثیت کو ختم کرنے کے لیے مسلمانوں میں مذہبی، لسانی اور نسلی اختلافات کو جنم دیا (۲) مسلمانوں میں جہاد کو معطل کرنے کے لیے جھوٹے مہدی و مسیح موعود کے فتنوں کی سرپرستی کی (۳) اسلام کو سیاست سے جدا کرنے کے لیے جدید تعلیم کے نام پر مسلمانوں میں سیکولر جراثیم داخل کیے جائیں۔ مسلمانوں نے یہود و نصاریٰ کی سازش کا شکار ہو کر اللہ کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پس پشت ڈال دیا۔ ﴿اشداء علی الکفار﴾ کی پالیسی ترک کر کے مغربی تہذیب و تمدن کے اسیر ہو گئے ﴿رحماء بینهم﴾ کا سبق بھلا کر آپس میں دست و گریباں ہو گئے

1918ء میں وہ دور بھی آیا کہ دنیا کے کسی خطہ پر مسلمانوں کی حکومت نہ رہی۔ یہود و نصاریٰ نے مسلم علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا۔ 1924ء میں خلافت اسلامیہ کو ختم کر کے ملت اسلامیہ کی ریڑھ کی ہڈی کو چکنا چور کردیا۔ حکام طبقہ نے جدید تعلیمی پالیسی رائج کی جس کے نتیجہ میں انھوں نے مسلمانوں پر سیاسی، اقتصادی، عدالتی اور ثقافتی سطح پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ بااثر افراد کے سپوتوں کی لندن و ماسکو میں اعلیٰ تعلیم کی آڑ میں برین واشنگ کی۔ [جاری ہے]

# جماعتی خبریں

## ضروری اعلان

**جماعت اہلحدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ و مجلس عاملہ کا مشترکہ سالانہ اجلاس 23 مارچ 2014 بروز اتوار صبح 9 بجے مرکزی دفتر جامع مسجد قدس اہلحدیث چوک دالگراں لاہور میں طلب کر لیا گیا۔ [ادارہ]**

## ضرورت برائے خادم

علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ "جامعہ اہلحدیث لاہور" میں ایک عدد خادم کی ضرورت ہے۔ معاوضہ حسب لیاقت دیا جائے گا خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔

[منجانب: قاری فیاض احمد 0300-4167882]

## درس قرآن

اہلحدیث یوتھ فورس یونٹ انصار کالونی ملتان کے زیر اہتمام مورخہ 14 مارچ 2014ء بروز جمعۃ المبارک کو 83واں عظیم الشان درس قرآن منعقد ہوگا۔ جس میں سید سبطین شاہ نقوی، مولانا محمد عبدالرحمٰن شاہین الاثری خطابات ارشاد فرمائیں گے۔

[منجانب: چوہدری محمد ندیم انصاری (صدر)

اہلحدیث یوتھ فورس یونٹ انصار کالونی ملتان 0321-7361326]

## دعائے مغفرت

مورخہ 21 فروری 2014 کو محترم عبدالرشید کنگن پور والے کے ماموں جان مولانا عبدالمجید مدنی گگومنڈی والے قضائے الٰہی سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

## دعائے مغفرت

مولانا شہاب الدین ثاقب زیرویؒ کے بڑے بیٹے رشید احمد جو کہ ساہیوال میں رہائش پذیر تھے۔ ڈاکٹر محمود احمد، ڈاکٹر مسعود ثاقب، عبدالمجید کے بڑے بھائی گذشتہ دنوں کل نفس ذائقۃ الموت کی عملی تفسیر بن گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت، خوش اخلاق، مہمان نواز اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ تمام قارئین کرام مرحوم کی بخشش و مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔

[غم زدہ: ڈاکٹر مسعود ثاقب پیپلز کالونی ملتان]

## اپیل دعائے صحت

راقم الحروف کے والد گرامی مولانا محمد مشتاق قریشی سابقہ امام و خطیب مسجد باغوالی نظام آباد ضلع گوجرانوالہ ان دنوں فالج کے عریضہ میں مبتلا ہیں، حالت انتہائی قابل رحم ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ درد دل سے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین

[دعا گو: بلال احمد قریشی خطیب ومدیر التعلیم

جامعہ ابی ہریرہؓ اہلحدیث شرقپور ضلع شیخوپورہ 0301-4820611]

## اعلان داخلہ

جامعہ ابی ہریرۃؓ اہلحدیث مرکز طیبہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں شعبہ حفظ القرآن چھٹی تا مڈل داخلہ جاری ہے۔ حفظ مع تجوید القرآن کے لیے الشیخ قاری محمد ادریس العاصم کے شاگرد قاری محمد ندیم مختار آصف کی خدمات حاصل کی گئی ہیں شائقین طلباء اپنے سرپرست حضرات کے ہمراہ جلد از جلد رابطہ کریں۔

[منجانب: سید طاہر محمود بخاری ناظم الجامعہ 0300-8816193]

## پریس ریلیز

گوجرانوالہ( ) جماعت اہلحدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان شاکر نے کہا ہے کہ اپنی ہی سرزمین کو میدان جنگ بنانے کی بجائے اپنے دشمن کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔ دہشت گردی کے تمام واقعات میں غیر ملکی طاقتیں ملوث ہیں مگر افسوس کہ ہم آپس میں ہی ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرا کر بدامنی کی فضا سے پاکستان کے دشمنوں کی سازشوں کو تقویت دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے اصلی دشمن کو پہچان کر باہمی اتحاد سے مقابلہ کرنا چاہیے' موجودہ حالات میں وطن عزیز کی سلامتی خطرے میں ہے عالمی سطح پر پاکستان کی ساکھ کمزور ہو چکی ہے۔ ریاستی ادارے اور علماء کرام اتحاد ملت کے تمام ممکنہ اقدامات پر عملدرآمد کر کے اپنا قومی فریضہ ادا کریں۔ انہوں نے عوام الناس سے اپیل کی کہ ہماری سنگین صورت حال انتہائی تشویش ناک ہے ان مشکل حالات میں پاکستان کی سلامتی کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں۔

[منجانب: حافظ عبدالقدیر بٹ، سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پنجاب]

## دعائے صحت کی پُرزور اپیل

جماعت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر مولانا محمد شریف حصاروی اور پروفیسر میاں عبدالمجید ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پاکستان کے جواں سالہ بھانجے مولانا عبدالرحیم کا کراچی میں ایکسڈنٹ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے ایک ٹانگ مکمل طور پر کاٹ دی ہے اور سر میں بھی شدید چوٹیں لگی ہیں۔ تمام قارئین کرام تہہ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین [ادارہ]

## دعائے مغفرت

جماعت اہلحدیث کے معروف عالم دین مولانا ثناء اللہ مجاہد کھچی والا تحصیل فورٹ عباس طویل علالت کے بعد مورخہ 25 فروری 2014 کو نشتر ہسپتال ملتان میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ادارہ لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین [ادارہ]

## جماعت اہلحدیث تحصیل مریدکے کا تنظیمی اجلاس

گذشتہ دنوں جماعت اہلحدیث تحصیل مریدکے کا تنظیمی اجلاس مولانا عبدالحمید سلفی کی زیر امارت اُن کی رہائش گاہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے کیا گیا۔ بعدازاں مولانا عبدالحمید سلفی نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کیں اور سابقہ و آئندہ کے بارے میں تبلیغی کام کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں حافظ محمد دین کو نائب امیر اور عرفان بھائی کو نائب ناظم نشر و اشاعت اور امان اللہ کو نائب ناظم اعلیٰ اور چوہدری انور کو ناظم مالیات اور محمد یسین کو نائب ناظم تبلیغ مقرر کیا گیا۔ آخر میں حافظ محمد جاوید روپڑی کی وفات پر خاندان روپڑیہ سے گہرے رنج الم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی بخشش و مغفرت کے لیے بھی دعا کی گئی۔

[منجانب: شعبہ نشر و اشاعت جماعت اہلحدیث مریدکے]

# جنت میں گھر بنائیں

﴿مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ﴾

''جو اللہ کے لیے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے''

مناواں جی ٹی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیر نگرانی دو کنال کے وسیع و عریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جاری ہے، چھت پر لینٹر ڈالنے کے لیے بجری، ریت، سیمنٹ، سریا کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات و خواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین [0345-7556730]

## حمد و نعت

| | |
|---|---|
| دشمن کو بھی پیار سے سینے لگانے والے | اُمت کو اپنے ہاتھوں کوثر پلانے والے |
| گونجیں ہیں بستی بستی توحید کی اذانیں | بندوں کو اپنے رب کے در پے جھکانے والے |
| سیرت نے فرق اسود و ابیض مٹا دیا | ہر انساں کو اخوت کا سبق پڑھانے والے |
| تعلیم و تزکیہ سے وہ ایسے بدل گئے | بن گئے امیر و قائد اونٹوں کو چرانے والے |
| ان کے خلق سے عرب کی کایا پلٹ گئی | ہو گئے ولی پانی پے مرنے مرانے والے |
| کیسا معاشرہ کیسے وہ لوگ تھے | سحری میں رب کے آگے آنسو بہانے والے |
| اعدآء نبیؐ کے سارے جاںنثار بن گئے | گردنیں اللہ کی راہ میں کٹانے والے |
| یہ ختم الرسل کی تاج اطاعت کا فیض تھا | کہتے تھے بلالؓ سید نبی کے گھرانے والے |
| بڑے کج خلق معلم اخلاق بن گئے | تاج کتنے بلند لوگ تھے اگلے زمانے والے |
| کاش تیرے اندر وہ جذبہ جہاد ہو بلند | کردار کو سجا لے گلیاں سجانے والے |

## خدمت والدین

| | |
|---|---|
| ماں باپ کے جو خدمت گار بن گئے | اللہ کی جنتوں کے حق دار بن گئے |
| ماں باپ کی رضا ہے اللہ کی رضا | وہ رب کی رحمتوں کے طلب گار بن گئے |
| ان ہستیوں کے آگے جو اُف تک بھی نہ کہیں | وہ بچے مرے پیارے دین دار بن گئے |
| رکھی ہے اللہ نے قدموں میں ان کے جنت | جو ماں کی آنکھوں میں دلدار بن گئے |
| دنیا میں سرخرو ہیں حشر میں سرخرو | والدین کے لیے جو وفادار بن گئے |
| جو صبح وشام غرق ذکر خدا میں ہوں | وہ بندے گنہگار نیک و کار بن گئے |
| اللہ بھی کر رہا ہے ان کی مدح سرائی | ماں کے لیے جو باغ و بہار بن گئے |
| دیکھے نہیں ہیں بچے ہم نے وہ کامیاب | ماں باپ کے آگے جو ہوشیار بن گئے |
| ہو جائے اولاد جن کی جوانی سے پہلے فوت | وہ بچے دوزخ کے آگے دیوار بن گئے |
| کرکے خدا بلند درجے ماں باپ کے | سہہ سہہ کے دکھ ہمارے بیمار بن گئے |
| پئیں گے نبی کے ہاتھوں حوض کوثر کا جام | تیموں کے تاج جو جو غم خوار بن گئے |

از قلم: قاری محمد تاج شاکر، پتوکی

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

# جامعہ اہلحدیث لاہور

**تعارف:** جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمدللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ کرام تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

**قائم کردہ:** حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ (تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس: 1914ء لاہور)

**شعبہ جات:** جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے: (1) تحفیظ القرآن الکریم (2) درس نظامی (3) وفاق المدارس السلفیہ (4) دار الافتاء، (5) تصنیف وتالیف (6) فن مناظرہ (7) دعوت والارشاد (8) کمپیوٹر لیب (9) طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

**سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع:** جامعہ اہلحدیث کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع

**وظائف:** ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

**سالانہ اخراجات:** جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 87 لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

**تعمیری منصوبہ:** اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال مکمل ہو چکے ہیں جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ روپے ہے۔

**اپیل:** یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اس لیے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

**ترسیل زر کا پتہ:** اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور، پاکستان

منجانب حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور 0300-9476230/042-37656730